

Gulabi

Novel agency

(۵۶) پیر حسام الدین امیر اکدل کشمیر
وی کشمیر ناول ایجنسی

نام قلمی مصنف

نمبر کتاب ۱۱۹۱ قیمت ۱۰

5/0

پروپرائٹ پرور حسام الدین جنرل مرچنٹ امیر اکدل کشمیر

M

ناول

گلانی فریب

مصنفہ

بابو عبد العزیز صاحب دینانگہی

پیر حسام الدین امیر اکل کشمیر

دی کشمیر ناول ایجنسی

نام فریب Gulabai مصنف بابو عبد العزیز صاحب

ممبر کتاب

قیمت ۱/۶

پر و پرائٹ

پیر حسام الدین جنرل مرچنٹ امیر اکل کشمیر

متفرق کتابیں

مجموعہ کشتہ جا طاقت بھرے کشتے خدائے سب بنائے ہیں
 قیمت اصلی ۴۔ رعایتی ۲۔ کہ چند دن میں زر کنند یہ کر دین جسم انسانی۔
 مصنفہ ولی محمد صاحب جمعدار ملٹری وکس کپور بھلہ جناب
 ریسرچار موبہم اگر اس کتاب کو ایک نظر سے دیکھ لیں تو فوراً باجہ بجائے
 لگ جا دیں گے ایسی ایسی اعلیٰ غزین جو کسی مجلس میں جاویں تو وہاں
 ہو۔ دوسرا ایڈیشن ہے قیمت اصلی ۴۔ رعایتی ۸۔

پھول پٹاری ایک اخلاقی ناول عورتوں کے پڑھنے کی قابل۔
 نصیحت آمیز اور ہر دل عزیز ناول ہے حجم ۲۲۸ صفحے
 قیمت اصلی ایک روپیہ رعایتی ۴۔

مہا بھارت مصنفہ آفت دو آر کا پرشاد صاحب قیمت رعایتی ۴۔
 پریم دیوی۔ اس میں شراب خانہ شراب کی مٹی یلید کر کے دکھائی
 ہے۔ کہ ایک نظر ناول کے دیکھ لینے سے شراب چھوٹ جائے قیمت ۴۔
 قرابادین قادری علم طب کی نایاب کتاب چھاپہ نفیس کاغذات
 اعلیٰ خوش خط قیمت ۱۲۔

یوگ بشت اردو کامل مصنفہ ہر دیو کرت قیمت رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ
 دھرم پورے چھ پرکرن۔

منسانہ از او مکمل مصنفہ پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنؤی قیمت جلد اول ۴۔
 جلد دوم ۳۔ جلد سوم ۳۔ جلد چہارم ۳۔

اردو گزشتہ صاحب قیمت جلد صرف سات روپیہ کر دی ہے ۶۔
 اٹلہ

بھائی دیا سنگھ اینڈ سن تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

انٹرویو کیشن

انسان کو چاہیے کہ بنیادیں رکھ کر عقل اور سوچ سے کام لے بے سوچے بجے کسی کام میں نہ اٹھ نڈالے اور یہ بھی لازم ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنا درست فرض نکر لے جب تک دوستی کا ہر ایک پہلو نہ آزمائے اور جو شخص اس کے برخلاف کرتا ہے ضرور نقصان اٹھاتا ہے اور آخر کو پشیمان ہوتا ہے ہم نے اپنے ہم جنسوں کے سامنے ثبوت کے طور پر چند حالات جمع کر کے ناول کے پیرایہ میں پیش کر دیے ہیں ان پر عمل کرنا یا نہ کرنا آپ صاحبان کے اختیار میں ہے +

بقلم خود
عبدالعزیز صاحب

Handwritten signature

8-2-43

ی۔ شرم کیسی۔

۱۔ چکو نکہ میں نے اپنے والد صاحب کا نام
کبھی نہیں لیا اسلئے ذرا شرم سی معلوم ہوئی
ی۔ شرم کو اسوقت اتار دو نان۔

۱۔ تمہارے اسرار کرنے پر میں بتا دیتی
ہوں لیکن اسکے پیشتر ان کا نام میں نے
نہیں لیا۔

باب

پھر کب ملاقات ہوگی

آمنہ۔ کیا اب مجھے اجازت ہے۔

یوسف مائے کس دل سے کہوں۔

آمنہ۔ نہیں پیارے بہت دیر ہوئی ہے

اب مجھے جانا چاہئے۔

ی۔ ادنیٰ توبہ۔ (تشی جلدی ذرا تو ٹھہر) بہت سے کیا معنے۔

۱۔ پیارے اگر دیر ہو گئی ہو تو.....

ی۔ تو کیا کوئی خفا ہوگا۔

۱۔ خفا نہیں ہوگا تو اور کیا۔

ی۔ کون خفا ہوگا۔

۱۔ میرا والد تو ایسا مغلوب الحضب

آدمی سے کہ ذرا سی بات پر اسے

غصہ آ جاتا ہے کہ مرے مارے پر تیار

ہو جاتا ہے۔

ی۔ آپ کے والد صاحب کا نام

کیا ہے۔

۱۔ مجھے نام لیتے شرم آتی ہے۔

ی۔ جب میں انکی صورت دیکھو لگا تو

تو ہے آپ کو ہفت اقلیم کا بادشاہ
فرض کرونگا۔

۱۔ اگر یہ بات ہی تو انکی شکل آج ہی
میں آپکو دکھا دیتی ہوں۔

ی۔ ہنیں آپ میرا مطلب نہیں سمجھے
۱۔ آپکا مطلب کیا ہے

ی۔ دستکرا کر میرا مطلب دراپیچا رہی
اگر دوسری عورتوں کو فوراً ہی

۱۔ شرمناک، ان میں آپکا مطلب سمجھ گئی
ہوں۔

ی۔ تم ہی انصاف کرو کہ کیا پھر میں
ہفت اقلیم کا بادشاہ نہ ہوں گا۔

۱۔ شرمناک، ہنسی مت کرو۔
ی۔ قسم خدا کی میں ہنسی نہیں کرتا بلکہ

سچ کہہ رہا ہوں۔
۱۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔

ی۔ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا بلکہ جو
بات کرتا ہوں سچ کرتا ہوں۔

۱۔ دستکراں اگر جھوٹ نہیں بولتے تو یہ بتاؤ
کہ ہفت اقلیم کے بادشاہ کیونکر ہوئے۔

ی۔ دستکرا آؤ میری بھولی بھالی اُمید
بات تو بہت ہی سہل ہے۔

۱۔ اگر سہل ہی تو بتاؤ کبھی ناں۔

ی۔ سنو آپکی خمدار ابرو ایک اقلیم ہے آپکی
تیرمڑگان دوسری اقلیم آپکی آہو مثال

آکھیں تیسری اقلیم آپکا گورا اور گلابی
چہر اچوتھی اقلیم آپکے قبا مالیدہ نازک

نازک ہاتھ پانچویں اقلیم آپکے سیاہ لمبے
لمبے بال اور نورانی پیشانی چھٹی اقلیم۔

پتلی کمر ساتویں اقلیم۔
۱۔ آئینہ کا ہاتھ پکڑ کر کیون بیاد رہے ناں۔

۱۔ شرمناک کیا اب میں جاؤں؟
ی۔ میرا دل نہیں مانتا۔ کہ آپکو اجازت دوں

۱۔ تمہارا دل تو کبھی نہیں مانیگا۔
ی۔ کیا تم غیب کا حال جانتی ہو۔

۱۔ غیب کا علم تو نہیں جانتی مگر
ی۔ مگر کیا۔

۱۔ آپکی گفتگو حرکات و سکنات سے ظاہر
ہو رہا ہے۔

ی۔ رادہچی سے ابھر کب ملاقات ہوگی
۱۔ جب خلائے چانا

ی۔ د چونک کر نیچے کون بول رہا ہے۔
۱۔ جھانک کر دیکھو۔

ی۔ (جھانک کر) ادنیٰ تو یہ بابو احمد ہے
یہ اس وقت کہاں۔

۱۔ میں اب جاتی ہوں۔

می - دوسرے راستے سے نکل جاؤ۔

ی - مگر کیا؟

آواز - بابو محمد یوسف صاحب -

۱ - مگر اب نہیں بتاؤں گا۔

ی - ادھر آ جاؤ بابو صاحب -

ی - کیوں نہیں بتاؤ گے -

احمد (اوپر کر) اسلام علیکم -

ی - وعلیکم السلام مزاج شریف -

۱ - جب تک آپ یہ بات نہ بتائینگے میں

۱ - شکر ہے -

بھی نہیں بتاؤں گا؟

ی - بیٹھ جاؤ بابو صاحب -

کسی وقت تخیلہ میں بتا دوں گا؟

۱ - (بیٹھ کر) بھلا یہ تو کہو کہ

۱ - میں آپ کا اعتبار کیونکر کروں -

آپ نے بت پرستی کہنا بن

ی - تو بہ تو بہ اتنی بدگمانی -

سے سیکھی -

۱ - بدگمانی کی کوئی حد بھی ہے

ی - (شرما کر) بت پرستی کیسی؟

ی (ڈرامٹک کر) آپ وہ خوشخبری سنائیں

۱ - یہ ملاقاتی گفتگو کس سے کر رہے تھے

۱ - آج میں سکول میں گیا تھا وہاں جانکر

ی - ملاقاتی گفتگو سے آپ کا مطلب

پرنس سے دریافت کیا کہ آیا ایف اس کا

ہے -

۱ - یہ کس کو کہہ رہے تھے کہ کب ملاقات

ریزلٹ آیا ہے یا نہیں تو پرنسبل نے مجھے

ہوگی -

ی - (ڈرامٹک کر) کسی کو بھی نہیں -

ریزلٹ کو ملاحظہ کیا تو بہت ہی حوش ہوا

۱ - جھوٹ کیون بولے ہو میں سمجھ گیا

کیونکہ آپ کا میرا اور بابو عبدالرزاق کا نام

ہوں یہاں کچھ وال میں کالا کالا مرد

پاسوں کی فہرست میں تھا؟

ی - خیر ایسی بات کو جانید و کوئی اور

ی - کیا سچ کہہ رہے ہو؟

بات کرو -

۱ - آج میں تمہیں ایک خوشخبری دینے

۱ - میں قسم میں سچ کہہ رہا ہوں اگر نص

۱ - آج میں تمہیں ایک خوشخبری دینے

۱ - میں قسم میں سچ کہہ رہا ہوں اگر نص

۱ - آج میں تمہیں ایک خوشخبری دینے

۱ - میں قسم میں سچ کہہ رہا ہوں اگر نص

دیکھ اُدھیلو میں بھی آپکے ساتھ چلتا ہوں
 ی۔ جانکی کیا ضرورت ہی مجھ اب
 ی۔ وہ کیوں؟
 ا۔ اب آپکی کیا صلاح ہے؟ اے
 پڑھو گے یا نہیں۔
 ی۔ میری مرضی تو یہی ہے کہ بی اے
 تک لیاقت حاصل کر دن مگر.....
 ا۔ مگر کے کیا معنی
 ی۔ والد صاحب ایک دن کہتے تھے
 کہ اگر تم ایف اے میں کامیاب ہو گئے
 تو میں مگورٹھ کی بھون گا۔
 ا۔ ہن یہ انکی غلطی ہے اگر رٹھ کی جانا
 بھی ہوا تو بھی بی اے کی ڈگری حاصل
 کر کے جانا چاہئے۔
 ی۔ خیر یہ تو انکی مرضی پر منحصر ہے
 ا۔ اگر تم تہ جائے گے تو کیا وہ زبردستی
 بھیج دیگے۔۔
 ی۔ شاید
 ا۔ (قبضہ لگا کر) وارے میان عمل کے
 پتلے کیا ان میں اتنی طاقت ہے
 کہ تم کو زبردستی بھیج دیں؟
 ی۔ اتنی طاقت تو ان میں ہے مگر
 مجھ میں بھی اتنی طاقت نہیں کہ ان کے
 سامنے جواب دہن۔
 ا۔ تم بھی عجب طرح کے آدمی ہو۔
 ی۔ وہ کیوں۔
 ا۔ کیا آپکا باپ کوئی غول بیابانی ہے
 جو آپ اسکے سامنے کلام نہیں کر سکتے
 ی۔ ایسے نمش کلمات مت بولو جی۔
 ا۔ کیا یہ نمش کلمہ ہے؟
 ی۔ نمش نہیں تو اور کیا ہے؟
 ا۔ خیر جی میں آپ کو خوشخبری دینے
 آیا تھا اب جاتا ہوں۔
 ی۔ اتنی جلدی۔
 ا۔ تیار ہو کر۔ صاحب تسلیم۔
 ی۔ تسلیم
 پھر بابو احمد نو چلے گئے مگر یوسف دریائے
 تفکر میں غوطہ زن ہوا اور ان باتوں کو
 دوبارہ اپنے دل میں دوہرائے لگا جو
 آمنہ سے دوران گفتگو میں ہوئیں تھیں
 لیکن ابھی یوسف کو اس طرح بیٹھے دس
 منٹ بھی نہ ہوئے پائے تھے کہ ملا جی
 یوسف کا نوکر (مادیر) آئے اور اس طرح طعنا
 ہوئے
 م۔ بابو صاحب۔
 ی۔ (چونک کر) کیوں۔

م۔ یہ لو آپ کا خط۔

ی۔ کہاں سے لائے ہو۔

م۔ بابو عبدالرحیم کے نوکر نے مجھے رزق
میں دیا تھا۔

ی۔ (ہاتھ بڑھا کر) لاؤ کون سا خط ہے

م۔ (خط کو دیکھ کر) یہ لو ذرا اونچی پڑھنا

ی۔ (خط چاک کر کے) مضمون تو بہت
مختصر ہے۔

م۔ ادھر ادھر کی باتوں میں زیادہ

وقت نہ گنواؤ۔ خط تو پڑھو۔

ی۔ تبہین کا ہیکل جلدی پڑی ہے

م۔ قصور معاف غلطی ہوئی ہو مجھے

ی۔ مجھے یہ بک بک اچھی نہیں لگتی اگر

ایسا ہی ہوا تو میں تم کو موقوف کر دوں گا

م۔ (ہاتھ جوڑ کر) اب کے معاف کر دو پھر

ایسا نہیں کر دوں گا۔

ی۔ بڑے عصے سے جاؤ نیچے جا کر

بیٹھو۔

پھر ابھی نیچے اتر گئے اور بابو محمد یوسف

خط کو یوں پڑھ رہے تھے۔

جناب مکر می بندہ

تسلیم۔ چونکہ میرے ہاں آج پس منیک

اختر پیدا ہوا ہے اور میں نے چند اجنبی

کی دعوت کی ہے اس لئے آپ کو لازم ہے

کہ ضرور آج رات کے بجائے غریب خانہ پر

تشریف لا کر فقیر کی عزت کو رونق بخشن۔

آپ کا نیاز مند

عبدالرحیم

(دور سے) ملا جی اد ملا جی۔

م حضور۔

ی۔ وقت دیکھو کیا ہے۔

م جناب ساڑھے بارہ بج کر دس منٹ اوپر

ہو گئے ہیں

ی۔ (مسکرا کر) الٹ پلٹ اور پچھار

جواب دیتا ہے۔

پھر یوسف ایک اخبار دیکھنے میں مشغول

ہوا مگر دل کب مانتا تھا کبھی اخبار کو پڑھنے

لگ جاتا۔ اور کبھی پھر کہہ دیتا تھا غصیکہ۔

اسی حالت میں ہم اُس کو چھوڑنے میں۔

باب دومرا

ہو گئے ہیں اور ہر درخت جو کبھی اپنی جوانی
کی وقت سبز مغل کے لباس پہنے ہوئے تھے
اب خدا جانے کسی خطایہ پر پہنہ کر دئے گئے
تھے اور اپنی گذشتہ خوشحالی کی یاد میں ہاتھ
بھیلائے پر لیٹان کھڑے ہیں زودھرجب

مولشی جوان رو پوش راستوں سے گذرتے
ہیں تو خشک پتوں کی کھڑکھڑاہٹ پامیب
کی سی جنکار معلوم ہوتی ہے اسوقت

لاہور کے کسی مکان کے ایک کمرہ میں دو
جوان لڑکیاں بیٹھی گفتگو کر رہی ہیں

اول آمنہ آج تم اُداس کیوں ہو۔
آمنہ تم کس طرح جانتی ہو کہ میں اُداس
ہوں۔

ارمنہ ہمیشہ میرے سر پر جھوٹ ہی لگاتی
رہتی ہو

صغیر خدا کی قسم میں سچ کہہ رہی ہوں۔
اگر روز روز ایسا سچ بولتی رہی تو امید
نشان تنگ بھی نظر نہیں آتا ہر طرف زردی کہ آسمان کے تارے توڑو گی۔

صل میں یا آپ۔

آپ۔

صل بھلا یہ تو بتاؤ کہ آپ کا رنگ کیوں زرد
ہو جاتا ہے۔

ا۔ دھرم اگر میرا رنگ تو زرد نہیں ہوتا۔

جتنا جی چاہے ستارے ستم لپکاؤ مجھے
مثل تصویر ہوں آتی نہیں فریاد مجھے
چھیم چھاڑ

چار بج گئے ہیں دن ڈھلتا جا رہا ہو
شام کی آمد آمد ہے ہر طرف سے سہانی

صورت نظرائی ہے بڑے عالیشان
درختوں پر نرمان پر خزان کا ہاتھ
صاف ہو گیا ہے پتہ اس طرح

معلوم ہوئے ہیں گویا ابھی سنا
سینرے پتہ بنا کر گیا ہے خشک

پتوں پر ڈھیلے ہوئے دن کی دھوپ
عجب سجاد بھلا رہی ہے سبزی کا نام
نشان تنگ بھی نظر نہیں آتا ہر طرف زردی کہ آسمان کے تارے توڑو گی۔

ہی زردی جو بس رہی ہے کف میدا
لون پر سوکھے سوکھے پتوں اور گرخت

ٹھنیوں کا فرش پچھا ہوا ہے بلکہ بعض
خمید تھے جن پر اس نے ابھی ابھی

گوہر افشانی کی تھی۔ بالکل خشک اور ڈیڑھ

جانتی ہوں نان -

ص۔ مجھے تو واقف کر نیکا طریقہ بھی نہیں آتا -

۱۔ واقف کر نیکا طریقہ میں بتا دیتی ہوں ص۔ مان ضرور بتائے -

۱۔ مہناری آہو مثال اُنکھوں ہرن جیسی جو کڑیوں - گلابی رخساروں -

ص۔ یان کچھ دال میں کالا کالا ضرور ہے موتی جیسے دانٹوں کے آگے ایک عالم کیا ہزار عالم کچھ چیز نہیں -

ص۔ آپسے یہ طریقہ برتا ہوگا - ۱۔ دسکر اکرامین نے یہ طریقہ کہاں برتا تھا

ص۔ کسی شریف کے دل کو گہا مل کرتے کیوقت -

۱۔ کیوں جھوٹ کے پر کرتی ہو - ص۔ میں یا آپ -

۱۔ آپ - ص۔ آمنہ مجھے آپ کی گفتگو پر بڑے بڑے شک ہو رہے ہیں -

۱۔ شک کیسے - ص۔ آپ کی آنکھیں بتلا رہی ہیں کہ آپ نے کسی شریف زادے کا دل چیرا ہے -

۱۔ آنکھوں میں آنسو لا کر کیا تم عالم انجیبت

آپکا ہوتا ہوگا -

ص۔ حلا شرمائی کیوں ہو -

۱۔ زیادہ بک بک نکرو -

ص۔ دیکھا سچ بات سبکو کڑی معلوم ہوتی ہے -

۱۔ میں نہیں جانتی کہ تم کس بات کو سچ بتا رہی ہو -

ص۔ یان کچھ دال میں کالا کالا ضرور ہے ۱۔ سر نہ کھاؤ جاوا اپنا کام کرو مجھے ایسی چھیڑ چھاڑ پسند نہیں آتی -

ص۔ اب میں تمہیں بڑی لگتی ہوں - ۱۔ بڑی تو نہیں لگتی مگر

ص۔ مگر کیا؟

۱۔ مگر یہ آپ کی چھیڑ چھاڑ بڑی معلوم ہوتی ہے

ص۔ کیوں - ۱۔ میرا دل ایسی گفتگو سے بیزا ہوتا ہی

ص۔ بیزار کے کیا معنی - ۱۔ معنی کسی عالم سے جا کر پوچھو مجھے معنی نہیں آتے -

ص۔ میں تو کسی عالم کی واقف بھی نہیں ہوں -

۱۔ اگر واقف نہیں ہو تو واقف کرنا تو

عالم الغیب تو نہیں مگر۔
ا۔ مگر کیا۔

ص۔ مگر آپ روتی کیوں ہوا
ا۔ میری مرضی۔

ص۔ کیا تمہاری مرضی ایسی ہے۔
ا۔ زیادہ بک بک مت کرو جاؤ اپنا
کام کرو۔

ا۔ اتنا ہلکا آمنہ نے ایسی چپ کی کہ
گویا آمنہ میں زبان نہیں لیکن اصل میں
چپ ہی نہیں ہوئی بلکہ وہ اسوقت

ایک بڑے موج افزا سمندر میں غوطے
کھا رہی ہے۔ یعنی کبھی یوسف کا خیال
ا۔ سے روئے پر مجبور کرتا ہے اور کبھی

ا۔ ہلکا غاموش ہونیکی ترغیب دینے میں
کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتا اور کبھی
ا۔ کے پہلو میں۔ لئے پھرتا ہے اور کبھی

یوسف سے باتیں کرنیکی ترغیب دیتا
مگر جب آنکھیں کھلتی ہیں تو بجائے یوسف
کے صغیر کو اپنے پہلو میں دیکھتی ہے

پھر جو عشق سے آنکھیں بند کر لیتی
ہے اور انہیں حیا لون میں غرق
ہو جاتی ہے۔

ناظرین آمنہ کی اسوقت کی حالت

آپ خود سوچ سکتے ہیں ہمیں اتنے رنج کی
چندان ضرورت نہیں مگر اتنا کہنا ہلکا لازم

ہے کہ اسوقت اس کمرہ میں بالکل خاموشی
ہے سوائے مکھی کے جھنڈا ہٹ کے

اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی مگر خاموشی
بہت دیر تک نہیں رہتی کیونکہ آمنہ کی
والدہ دو تین منٹ کے بعد اس کمرہ میں

آئی اور آمنہ سے یوں مخاطب ہوئی
والدہ آمنہ آٹھو تمہاری بیچی یاد کر رہی ہے
ا۔ کون۔

ایک بڑے موج افزا سمندر میں غوطے
کھا رہی ہے۔ یعنی کبھی یوسف کا خیال
ا۔ سے روئے پر مجبور کرتا ہے اور کبھی

ا۔ ہلکا غاموش ہونیکی ترغیب دینے میں
کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتا اور کبھی
ا۔ کے پہلو میں۔ لئے پھرتا ہے اور کبھی

یوسف سے باتیں کرنیکی ترغیب دیتا
مگر جب آنکھیں کھلتی ہیں تو بجائے یوسف
کے صغیر کو اپنے پہلو میں دیکھتی ہے

پھر جو عشق سے آنکھیں بند کر لیتی
ہے اور انہیں حیا لون میں غرق
ہو جاتی ہے۔

ناظرین آمنہ کی اسوقت کی حالت

کیا آمنہ پڑھتی بھی ہے ؟
حمیدہ پڑھتی ہے ۔

زبیدہ آپ بھی تو پڑھتی ہوئی ہیں ۔
مبارک مین دینی کتابیں پڑھتی ہوئی
ہوں عشقیہ نہیں ۔

زبیدہ ۔ تو کیا یہ عشقیہ ہیں
مبارک یوں سی ۔

زبیدہ ۔ یہی ان فلیہ آر لیش گل بکا ولی وغیرہ
مبارک خوب عشقیہ نہیں تو اور کیا ۔

زبیدہ ۔ اس بات کی تائید میں بھی کرتی ہوں
کہ عورت کو عشقیہ کتابوں سے بڑا پرہیز چاہئے

مبارک ۔ جس لڑکی نے الف لیلہ پڑھی ہو
وہ گھر میں کبھی نہیں رہیگی ضرور ایک ایک
دن دھو کہ دیگی !

ناظرین یہ بھی ایک پیشین گوئی سمجھنا !
زبیدہ جو کچھ کہتی ہو سچ کہتی ہو آمنہ کی طرف
مخاطب ہو کر آمنہ تم کیون چپ ہو گئی
ہو جاؤ جا کر بیٹھو ۔

پھر آمنہ اٹھ کر چلی اور ایک عمدہ پلنگ
پر لیٹ کر من کے لڈو پھوٹنے میں
مشغول ہوئی !

زبیدہ (آمنہ کی طرف مخاطب ہو کر) کون کون
سی کتابیں پڑھتی ہیں ۔

آمنہ اردو کی دوسری ۔ تیسری کتاب
فسانہ عجائب گل بکا ولی ۔ آر لیش محفل
نورتن ۔ طوطا کہانی ۔ الف لیلہ وغیرہ
وغیرہ کتابیں تو اکثر دیکھا کرتی ہیں ۔

زبیدہ دبست پر ہاتھ پھیر کر بڑی پیار
رنگتی ہے مجھے بہت پیاری لگتی ہے

مبارک د عورتوں میں سے ایک جس
لڑکی نے اتنی کتابیں پڑھی ہوں اس

لڑکی کا گھر میں رکھنا عقل سے بعید ہے
زبیدہ رخصتا ہو کہ کیوں جی یہ کس شرح
میں لکھا ہے ۔

مبارک اہستہ بات کرو میں ابھی آگے
سمجھا دیتی ہوں ۔

زبیدہ ضرور سمجھانا چاہئے ۔
مبارک اول تو لڑکی کو علم پڑھانا نہیں

چاہئے اگر کوئی پڑھائے بھی تو بہت کم
پڑھے اس بات سے آپکی یہ غرض ہوئی

ن کہ عورت کو پڑھانا واجب نہیں ۔
آر جی ٹان ۔

باب تیسرا

ایک طوائف کا حجرا

اقبال جی شام فراق میں جو سیاہی ہلا کی ہے
رنگت کچھ اس میں اپنی زلف و تاج کی

شام فراق میں -

طبلچہ - دھم - دھم دھم -

کب تک تری جدائی کے صدمہ اہل دل
ہر روز کے ستم کی کہاں تاب لے دل

شام فراق میں -

سازندہ - رین - رین - رین -

در و پھر رملہ یہ آغاز عشق میں -
آخر کو دیکھئے مجھے کیا کہا کہا دل

شام فراق میں -

اقبال جان - مکتوب کا جواب بھی لکھا تھا ہے
تعلیم کیا یہی دوسم و دو فلکی ہے

بان جی شام فراق میں -

طبلچہ - ہنسے ہو میرے حال کیا جا بے رحم
اللہ اس طرح نہ کسی کا پہنسا لے دل

سازندہ دیوانہ کوئی کہتا ہر وحشی کو مجھے

سب کچھ سینکے شکر ہے جو کچھ منائے دل -
اقبال جی - مرے ہیں جنکے ہجر میں دم و دم

لو وہ بھی آگئے یہ عنایت خدا کی ہے

دل کی خرابیوں سے اسراہ میں نہیں -

اُجڑا چمن تو ادھر ہی حالت ہوا کی ہے

بان جی شام فراق میں -

طبلچہ - لائی ہے بچ میں یہ ہزاروں کو سینگاہ
پھندہ سے زلف یار کے خالف بچا دل

بان جی شام فراق میں -

سازندہ چند سنگدل یہ دل زاریاں تبری -

رنجیدہ اس قدر نہیں کرتے پر دل

بان جی شام فراق میں -

اقبال جان ہوسہ جو مانگتا ہو لٹپچا پیتے ہیں منہ

گو یا شب وصال میں صورت حیا کی

احمد علی اقبال جان تو بلبل ہزار داستان

کی طرح گل فشانی کر رہی ہے -

عبدالرزاق اتمی کو گل کی طرح کوک رہی ہے

یوسف سبحان اللہ بہت عمدہ گاتی ہے

عبدالرحیم تعریف گھر سوتے وقت کر لینا

سنودہ کیا کہہ رہی ہے -

اقبال جان - ہا مال کر کے دل کو خاک میں ملا دیا

کچھ انتہا بھی آپ کے جوہر جفا کی ہے

بان جی شام فراق میں -

طبلچہ۔ جو کچھ ستم کر دہ سزاوار سے تھیں عبد الرزاق کو ان معنوں سے کیا غرض۔
قابل اسی کے ہم ہیں یہی سزاوار عبد الرحیم الہی و اہیات گفتگو کو جانید
مان جی شام فراق میں۔ کوئی اور قسم کی بات چیت کرو۔

اقبال جان۔ عاقل کو بعد مرگے کیونکہ زندگی
تا شیر آب تیغ میں آب بقا کی ہے اس وقت بتاؤ۔

مان جی شام فراق میں۔ یوسف کو نسی بات؛

سازندہ۔ بیوجہ آنکھ اپنے عالم سے پھیل احمد وہی آپکی معشوقہ والی۔
خون جگر نہ آنکھوں سے کیونکہ بہادر یوسف و اہ اپنے بھی عمدہ وقت بتایا۔
مان جی شام فراق میں جو سیاہی بلائی احمد ہم تو ابھی سنینگے۔

ناظرین بکھ سمجھے بھی کہ یہ مجرا کہاں ہوتا عبد الرزاق تو قف کیا ہے سنا دو پھر۔
تھا۔ وہی ہے نان عبد الرحیم کے یوسف جسدن بھائی عبد الغفور کی
لڑکے کی خوشی کیوجہ سے آج اُنکے سگائی ہوئی تھی اُس دن سب
چند دوست بابو محمد یوسف بابو احمد اور رشتہ دار خویش اقارب ہمارے
اور میان عبد الرزاق تشریف لائے مان آئے تھے اور جب سگائی ہو چکی
ہوئے ہمیں جب مجرا ختم ہو گیا تو تو سب اپنے اپنے گھر دن کو صدمے
چاروں دوست ایک عمدہ اور آراستہ مگر جو بہت ہی قریب رشتہ دار تھے وہ
بیٹھک میں بیٹھے۔ ایک شب کے لئے ہمارے مان ہی بچھے

احمد یہ مجرا ابھی یاد رہے گا۔ جب کھائے ذخیرہ سے فراغت ہوئی

عبد الرزاق۔ واہ کیوں نہیں بی اقبال جان ہمہ صفت موصوف ہیں۔

پھر ان کی دعوت لازم آئی۔ کہ بھن سیکھ میرے کمرہ میں آئی

ضرور بالضرور۔ اور کہنے لگی کہ یہاں اتنی دیر تک

یوسف دعوت کے کیا معنے۔ نہ بیٹھا کرو۔

میں۔ ابھی تو بارہ بجے ہیں اور سات گھنٹہ رات باقی پڑی ہے۔
 سکینہ۔ اتنی دیر تک نہ بیٹھا کرو دن بہت خراب ہیں۔

میں۔ اچھا تم جانو میں لیٹ جاتا ہوں پھر سکینہ کے پتلے جانے کے ہیں۔
 پندگ پر لیٹ گیا اور جب صبح ہوئی اور روشنی کچھ دھم سے نمودار ہوئی تو میں نے منہ سے چادر کو اٹھایا۔
 اور ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا لیکن معلوم ہوا کہ ابھی رات ایک گھنٹہ باقی ہوگی میں پھر لیٹ گیا مگر اب نیند کہاں بھی ادھر کدوٹ بدلتا کھیڑا

غریبہ اسی طرح دس پندرہ منٹ گزر گئے لیکن جب میں دوبارہ اٹھنے لگا تو میرے کان میں چھن چھن کی آواز آئی میں داد زنگر چلا ہو گیا۔ بلکہ

دو منٹ کے کسی نے میرے شانہ کو ہلایا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ادنیٰ تو یہ اتنی نیند بھین صغرا دن آگیا میں کل وہ۔ پھر کبھی بتاؤں گی۔

پڑھتا ہوا اٹھ بیٹھا اور اس جگہ انوار میں خدا جانے کب ملوگی تم جھوٹ کو بخور دیکھنے لگا لیکن نظر کب شرف پہنچی ہو۔
 کتنی جو منہ میں نے اسکی شکل دیکھی وہ میں سب کسیتی ہوں انشاء اللہ میں

میری آنکھوں میں چپکا چوند سہی لگی اور بدن میں ایک سسنی چھا گئی بات پاؤں پھول گئے منہ میں طاقت۔
 گویا میں نہ رہی غشی کا عالم ہو گیا ادھر میری تو یہ حالت ہوئی اب ادھر کی سینے جب اسے میری صورت دیکھی تو دم دبا کر بھاگنے لگی میں نے اپنے منہ سے اتنا کہا جناب مجھے کس کے حوالے کئے جاتے ہو وہ خاموش رہی جب میں نے دوبارہ یہی بات کہی تو اسی نے میرے بطن دیکھ کر۔
 صرف اتنا جواب دیا۔
 وہ خدا کے حوالے۔

میں نے دیکھا کہ چھپا لینا اس کو نہیں کہتے دل لگا کر بٹالینا وقار سکون نہیں کہتے وہ واقعہ سے اشارہ کر کے جناب صبر کرو۔

میں نے اٹھ کر اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنا نام و نشان تو بتاتے جاؤ۔

بہت جلد ملو گی۔

میں۔ اسکو کیا کر دی۔

میں۔ اگر اب بتا دو تو تمہارا کیا ہرج ہے وہ میں اپنا نام تمہیں خط کے ذریعہ بتاؤ گی۔

وہ۔ ہرج تو کوئی نہیں مگر۔ میں۔ اتنا لمبا چوڑا قصہ کرئیے کیا فائدہ۔

میں۔ اگر مگر کو اسوقت رہنے دو اصل وہ میری مرضی۔

بات بتاؤ۔

میں۔ اگر اب بتا دو تو کیا تمہارا اسمیں کوئی

ہرج ہے۔

وہ۔ پہلے تم اپنا نام بتاؤ۔

میں۔ کوئی ٹھکانا نہیں ہم بلٹھکانوں کا۔ وہ ہرج تو نہیں مگر۔۔۔۔۔

کیا نام پوچھتی ہے ہم نشانیوں کا۔ میں۔ مگر کیا۔

وہ۔ یہ محول فقیروں سے اچھا نہیں وہ۔ اس طرح مجھے شرم آتی ہے۔

میں۔ چہ خوش کیا آپ بھی فقیر ہیں۔ میں۔ شرم کیسی۔

وہ۔ فقیر نہیں تو اور کیا! وہ۔ وہ شرم میرا دل ہی جانتا ہے۔

میں۔ پھر نام تو بتاؤ! کسی کو خبر نہیں۔

وہ۔ فقیروں کے نام سے کیا فائدہ۔ میں۔ میں بغیر نام پوچھے کبھی نہ چھوڑو ٹگا۔

میں۔ دل کی تسکین! وہ۔ پہلے تم اپنا تو نام بتاؤ۔

وہ۔ اگر کسی اور طرح تسکین ہو جا تو پھر۔ میں۔ میرا نام محمد یوسف ہے۔

میں۔ آپکی مہربانی۔ وہ۔ آپکے باپ کا نام۔

میں۔ انکا نام عبدالجبار ہے تم اپنا نام بتاؤ۔

ی۔ تو بکر دیہ آپکا حصہ ہے! وہ۔ میرا نام آمنہ ہے۔

عبدالرحیم جانیدو یا رتنے مزا کر کر دیا اچھا جی پھر۔

میں۔ ایک میں بات بتاتی ہوں ومانوں کہ ہر وقت نام ہی لیتا رہوں۔

میں۔ بہت بہتر۔ وہ ہنسی مت کرو۔

وہ۔ اپنا نام و نشان کا غد پر لکھ دو۔ میں۔ میں ہنسی نہیں کرتا بلکہ سچ کہہ رہا ہوں

وہ میرا نشان پوچھ کر کہا کرو گے
 میں - شاید کبھی آپ کے پاس نیکا
 موقع پڑے -
 وہ - یوسف کیا تم بچ مرے عاشق
 صادق ہو -
 احمد - آپ کے کہانی بھی طوطا کی طرح نوک
 کی ہوئی ہے -
 ع - مان جی پھر آئیے آپ نے کیا جادو
 یوسف - میں مان پیاری دل و جان
 سے عاشق ہوں
 وہ - اچھا پیارے پھر میں آج سے
 تمہاری ہی ہوئی -
 میں - اپنا نشان بتاؤ -

وہ - میرے نشان کو کیا کرو گے یا میں
 جو کہتی ہوں کہ خود حاضر خدمت ہو کر دلی
 میں - بھلا یہ بتاؤ کہ آج تم کی طرح یہاں
 آئیں -
 احمد - رہا ہر کی طرف دیکھ کر آؤ میا بچی
 عبدالحکیم - کون ہے -
 ا - وہی آپ کے یار غلام محمد صاحب
 ع - آئے آئے -
 غلام محمد - اسلام علیکم -
 ع - وعلکم السلام احراز جنت

باب چوتھا

طبیعت کوئی دن میں بھر جائیگی -
 چوڑھی ہے یہ اندھی آسرخائیں گی -

جذبہ

اسوقت چاندنی کھلی ہوئی ہے اور
 کچھ بہت نہیں گزری ہے لہذا آواز
 کی دوکالوں میں ایسی تکرار ہو رہی ہے

کہ کندھے سے کندھا چمکتا ہے
 ہر طرف حلاوتوں کیخیزوں میں وہ فردوسوں
 کی دلکش صدائیں آرہی ہیں گویا پتھروں
 دلوں از سر نو زندگی کا لطف دکھا رہی
 ہیں واہ رے میوہ فروشو تمام دن
 تک گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتے رہے ہو۔
 مگر ابھی تک آپکی آواز ایک ہی طور پر
 حلاوتوں کی دوکانوں سے شیرمال
 حلوہ سوہن وغیرہ کی سوندھ سوندھ
 خوشبو آرہی ہے یہی جی چاہتا ہے
 کہ دھڑی دکر بیٹھ جائیں مگر شرم مانع ہے
 کیخیزوں کی دوکانوں سے میوہ آم آڑو
 خربزہ کی خوشنودماغ تازہ کر رہی ہے
 وہ دماغ مضطرب ہو گیا وہ کیوں ہوتو
 مار۔ جو کسی عاشق مزاج کے گلے کا
 سنگھار بیٹے۔ لطف زندگی دوبالا
 کر رہے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہم کون سے
 بازار سے گذر رہے ہیں۔ مان تو بتا دیا
 وہی ہے مان وزیر خان کی مسجد والا
 یعنی کوتوالی کے سامنے والا بازار ہوا
 خوب چل رہی ہے مگر کسی عاشق
 مزاج کو ضرور بدگمانی ہوگی کہ یہ ہوا
 در اس کو معشوق کا سنبھل غصیکہ
 عجب طرح سمان آنکھوں میں پھر رہا
 آؤ اور آگے بڑھ کر اس مر کا عین دیکھیں
 کہ کیا ہو رہا ہے اور یہ سفید مکان ماہ منور
 کی تنویر سے ایسا چمکتا ہے گویا سرباز
 امر کا ہے بنا ہوا ہے کیوں نہ ہو یہ ہمارے
 عاشق مزاج دل چلے حسینوں پر مرنے
 واسطیوسف کی نمبوہ کا مکان ہے
 مگر ہمیں یقین نہیں کہ اس مکان کے
 رہنے والے آرام سے سوئے ہوئے
 ایلو۔ آواز آئی۔
 غلام محمد تین اس بات کے پوچھنے سے
 کیا فائدہ
 حمیدہ تسکین دل۔
 غ۔ اگر میں نہ بتاؤں تو پھر۔
 ح۔ پھر کہا میں ضرور پوچھوں گی۔
 غ۔ کر دکھا کر کیوں۔
 ح۔ مری مرضی۔
 غ۔ ایسی تیسی تیری مرضی کی مارا کر
 سیدنا کردونگا۔
 ایک۔ جوان لڑکی۔ اب جانیدو تمکو میرے
 سر کی قسم۔
 غ۔ آہ تم چپ رہو ورنہ تو بھی کھا لیگی
 ح۔ بڑا اگلیا مارینوالا۔

غ بتاؤں تمہیں ماریو الا کسکو کہتے ہیں
 ح۔ مجھے خواہ مخواہ بتاؤ جا کر مانگ
 غ۔ یہہ کس کو کہا حرامزادی عورت۔
 ح۔ تملو اور کسکو کہنا ہے۔
 غ۔ بڑے زور سے مجھکو۔
 ح۔ مان مان اور کس کو۔
 آمنہ۔ امان تو ہی جانیدے۔
 ح۔ میں کیا جانیدوں۔
 آ۔ والد کے آگے مت بولو کیونکہ انکو
 غصہ آ رہا ہے۔
 ح۔ میں کب بول رہی ہوں۔
 ا۔ جاؤ جا کر لیٹ رہو۔
 ح۔ لیٹ کیوں رہوں کیا کسی کا
 ڈر پڑا ہے۔
 غ۔ (جلد بہ سے) کیا تجھے کسی کا
 ڈر نہیں۔
 ح۔ نہیں۔
 غ۔ (کڑک کر) نہیں
 ح۔ ہرگز نہیں۔
 ا۔ والدہ تم ہی چپ کر رہو۔
 ح۔ میں کس لئے چپ کر رہوں۔
 غ۔ آمنہ کی طرف مخاطب ہو کر آمنہ
 لاؤ کوڑا۔

ا۔ کوڑا کیا؟
 غ۔ وہی چابک۔
 ح۔ مارو تو سہی کہ کس طرح مارتے ہو۔
 غ۔ دیکھو حرامزادی عورت آج تمہیں
 جان سے ہی ہلاک کرتا ہوں۔
 ح۔ بڑا اگسا ہلاک کرنے والا۔
 غ۔ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں رکھی ہے
 اتنا کہہ کر آمنہ تو ایک کمرہ میں چلی گئی
 مگر غلام محمد بڑے ہی جذبہ سے اٹھا
 اور اندر سے چابک ڈھونڈ لایا اور
 آئے ہی دس پچاس سڑاک سڑاک
 رسید کر دین غلام محمد ایک گرل جو
 تھا ایسی زور سے چابکین ماریں کہ
 حمیدہ ماہی بے آب کس طرح تڑپی۔
 اسکی آواز سے آمنہ باہرائی مگر آمنہ کی
 کون سنتا تھا جب غلام محمد مارتے
 مارتے تھک گیا تو کوڑا کو وہیں پھینک
 باہر نکل گیا۔ اور سیدھا مکان سے نکل کر
 کشمیری بازار میں سے ہوتا ہوا واپس
 آگے والے کوچہ میں داخل ہو کر ایک
 عالیشان بیٹھک میں داخل ہوا جہاں
 چند لڑکے بیٹھے ہرزہ گوئی کر رہے تھے
 جب یہ اُس بیٹھک کے سامنے آیا تو اُن

نڑکون میں سے ایک یوں بولا۔

احمد۔ اؤ میان جی۔

عبدالرحیم۔ کون ہیں۔

ا۔ وہی آپکے یار غلام محمد۔

عوب آئیے آئیے۔

غ۔ اسلام علیکم۔

عوب۔ وعلیکم السلام۔

غ۔ شکرت ہے۔

عوب کیا کوئی ضروری کام ہے جو آپکے

تکلیف کی۔

غ۔ بہت ہی ضروری۔

ی۔ لو بابو صاحب تسلیم۔

عوب۔ چل پڑے۔

ی۔ جی مان۔

پھر سب اٹھ کر چلے گئے صرف

غلام محمد اور عبدالرحیم باقی رہ گئے۔

عوب۔ وہ کونسی بات ہی جسکے لئے

آپ نے تکلیف کی۔

غ۔ یہ کوئی ایسی ویسی بات نہیں

جو آپکو اس طرح بتادی جائے۔

عوب۔ اور کس طرح۔

غ۔ یہ بات تخلیہ میں بتانیوالی ہے۔

عوب۔ تو یان بھی تخلیہ ہے۔

غ۔ کوئی سستا نہ ہو۔

عوب۔ یہاں کون سستا ہے۔

غ۔ دیوار ہم گوش دارد۔

عوب یہ اتفاقہ بات ہے۔

غ۔ خیر جی کچھ ہی ہوا اصل بات تو

صرف اتنی ہے کہ آج میں اپنی بیوی

کو خوب سزا دیکر آیا ہوں۔

عوب وہ کیوں۔

غ۔ ایک چھوٹی سی بات پر۔

عوب۔ وہ بات بھی بتاؤ ناں۔

غ۔ وہ ہیں ناں بی اقبال جان۔

عوب۔ ٹان ٹان پھر اُنکو کہا ہوا۔

غ۔ اُنکو تو کچھ نہیں ہوا مگر آج انہیں کے

سبب سے میں نے اپنی بیوی کو مارا ہے۔

عوب۔ بات کیا ہوئی؟

غ۔ میں نے اپنی بیوی سے زیور مانگا

عوب۔ زیور تو آپنے مانگا۔ مگر یہ تو بتاؤ

اُس نے یہ بات کہاں سے سنی۔

غ۔ یہ مجھے معلوم نہیں۔

عوب پھلے اُسکی تلاش کرو جس نے یہ بات

اُسکو بتائی پھر میں تمکو ایک تبریز مانگا۔

غ۔ بہت بہتر۔

عوب غلام محمد کی طرف مخاطب ہو کر کہ کیا آپ

اقبال جان سے شادی کرنا چاہتے

میں۔؟

غ۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔

ع۔ مجھے کس طرح معلوم ہوتا۔

غ۔ اگر آج میری بیوی زیور دیریتی تو کل ضرور نکاح ہو جاتا۔

ع۔ مگر اس سے نکاح کرنے کی آپکی غرض کیا ہے۔

غ۔ تسکین دل۔

ع۔ میری مرضی کے موافق یہ بات آپکے لئے بڑی ثابت ہوگی۔

غ۔ وہ کون۔

ع۔ یعنی ہمیشہ فساد اور لڑائیاں تو رہا کرینگے اور اتفاق کا خون۔

غ۔ نہیں یہ آپکا خیال ہے ایسا کبھی نہ ہوگا۔

ع۔ میری بات کو یاد رکھنا بچھتاؤ گے غ۔ میں برگز نہیں بچھتا سکتا۔

ع۔ یہ شخص آپکی غلطی ہے اور کچھ نہیں اگر میری صلاح لیتے ہو تو اس خیال کو دل سے دور کرو۔

غ۔ اچھا اب میں جاتا ہوں یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

ع۔ پھر کب آؤ گے۔

غ۔ انشاء اللہ بہت جلد حاضر خدمت ہوں گا۔

پھر غلام محمد اٹھکر چلا گیا اور عبدالحکیم بھی اپنے پلنگ پر جا کر لیٹ رہا۔

باب پنجم

مے آنسوؤں نے آدے کچھ دل کی بات سن کر رٹ کے ہوتے کہیں مت افساء ماز کرنا۔

ہمیں آمنہ کو چھوڑے کچھ ایسا بہت عرصہ نہیں ہوا امید ہے کہ ہمارے معزز ناظرین کو حور و ش آمنہ کی دلی بے چینوں کا خیال نہ بھولا ہو گا اسکی اضطراب والی ادا

عزیزہ صورت و ڈھائی ہوئی آنکھیں ضرور ہی یاد ہونگی اسوقت بھی وہ متا

اور حزن و طال سے بھری ہوئی نظر آتی ہے وہ صبح ہی صبح اپنے بستر سے اٹھتی ہے

اور منہ مات دھو کر ایک کمرہ میں بیٹھ

گئی ہے اسوقت وہ بے تاش نہیں رہ سکتا چہرہ پر سنگینی نہیں جو اکثر تواری

کیوں کے

عارضہ سے ظاہر ہو ا کرتی ہے اسکی
نگاہیں شرمیلی تو ہیں مگر بیباک ہیں اسکی
سکرا لے ہو نہت صبح تو ہیں مگر مرجھا
ہوئے ہیں اسکی جو بن میں کوئی شک
ہنیں مگر اسکی وضعدار جسم میں وہ جلیلا
ہنیں جو اس عمر والی کے لئے ضروری ہے
اسوقت اس نے بڑی مایوسی کے ساتھ
اپنی بکھری زلفوں کو ایک جا کر کے سجاد
کے موقع پر پہنچا دیا اور پھر کچھ سوچنے
لگی شاید اسوقت اسے یہ خیال مضطرب
بنائے ہوئے ہے کہ اسے حسن کی آن
بان دیکھنے والا سچا عاشق اسکی لہر
ہنیں جسکو یہ اپنی زاہد فریب بھلک کھا
از خود رفتہ بتاتی یا اسے یہ خیال
ے چین کے ہوئے ہے کہ اسکی
نگاہوں کے چلتے ہوئے جادو اس
بس کے ہنیں رہے اور نگاہوں کی دل
فریبی اپنے سحر سے نوجوان پر اثر ڈالنا
شروع کیا ہے۔ اگر اسکی تفکرات کو
ہم نظر انداز کر کے یہ خیال کریں کہ اسوقت
لہ کہ کیوں بیٹھی ہے تو ہمکو یہ کہنا یاد آئے گا
کہ اسکو اسوقت اپنے عاشق کا غم
مجبور کر رہا ہے کہ وہ ایسا کرے اور

کسی کا ڈر اور طعن مجبور کرینگے کہ وہ ایسا
نکرے اسوقت عریب آمنہ کو دو جھلون کا
مقابلہ پڑ رہا ہے ایک طرف اگر وہ عمدہ
لباس سے اپنے آپ کو بلبس کرے
تو ہم سمجھیں گے کہ یہ متفکر نہیں اور اگر وہ
محض سادہ حالت میں رہے تو اس پر
طرح طرح کے سوال ہوتے ہیں جن کا
جواب سوائے اشتک باری کے اور کچھ
ہنیں ہو سکتا اور ساتھ ہی خاص خاص
گھروں میں اس کے تارک لذات ہونیکے
چرچے ہونے لگیں اس لئے وہ غلگین
بھی سے اور سادہ لوح بھی گونا گورین
کی نگاہیں حوروش آمنہ پر پڑ کر اپنے
خیال کے مطابق کچھ ہی نیچے نکالیں
لیکن ہم تو اسے اسوقت اپنے مفرز
ناظرین کے سامنے ایک غم کی مجسم
صورت اور حسن کی پری کے بھیس میں
پیش کرتے ہیں یہ مضطرب چھلا وہ تصویر
حیرت کی طرح بیٹھا ہے ایلو کچھ آواز آئی
شروع ہوئی۔

آمنہ - (خود بخود) افسوس ہے مجھے اس
اپنی جوانی پر جس نے مجھے یہ دن دکھایا
اور حیف ہے میرے حسن پر جس نے ایک

بچا رہے بے خبر کو از خود رفتہ بنایا
 مانا کہ میں اپنے پیارے یوسف سے
 اس طرح ملتی رہی مگر کب تک ایک
 نہ ایک دن یہ راز طشت از بام ہو کر ہم
 دو دن کو ذلیل و خوار کر دیگا اور سب کی
 نکال ہوں سے گرا دیگا اور اگر فرض بھی
 کر لیا جائے کہ کسی کو اس بات کی کاؤن
 کان خبر ہو تو اس طرح کی ملاقات سوا
 حرص کو بڑھانے اور خواہشوں کے جذبات
 کے اٹھانے کے کچھ نہیں کر سکتی بلکہ
 یہ بات آخر میں ہمارے لئے ایک
 بھلاؤ ثابت ہوگی جبکہ ہم ایسی ملاقات
 میں رہیں گے تو اتنے عرصہ میں ہمارے
 ساتھ ہمارا انتظام کرینگے یعنی انہوں نے
 گھر تو رکھ ہی نہیں چھوڑنا کسی سے
 بیاہ دینگے تو بھر دیکھجئے یہ مانتھ مار کر
 میں کیا کرونگی۔ مائے میری زندگی بھی
 تلخ ہی ہو جائیگی اور اس بے چارہ کی
 بھی ایک آہ کھینچ کر اسے یوسف تیرے
 عشق نے مجھ کو کسی کام کا نہیں رکھا
 پس میری دعا یہی ہے (اونچی آواز سے)
 کہ میں اپنے پیارے یوسف کی غلام ہو کر
 رہوں گو میرا.....

آواز آمنہ یہ کیسی دعائیں مانگی جا رہی
 ہیں۔
 آمنہ (چونک کر) اوئی تو یہ کون ہے۔
 آواز۔ ذرا باہر تو آؤ۔
 آمنہ۔ ذرا آپ ہی قدم بڑھائیں۔
 آنیوالا۔ (اندر گھر) یہ دعائیں کیسی مانگی
 جا رہی ہیں۔
 آمنہ۔ آپس صفرا۔
 ص۔ باتوں میں کیوں ٹالشی ہو۔
 آ۔ آپ بھی تو عجب طرح کی آدمی ہو
 جب آتی ہو جھگڑتی ہو
 ص۔ میرا جھگڑنا سچ پر ہے۔
 آ۔ سچ میرا جھوٹ پر تم بیٹھ تو جاؤ
 ص۔ (بٹیکر) بھلا آمنہ یہ تو بتاؤ کہ یہ
 دعا کس کے حق میں مانگی جا رہی تھی۔
 آ۔ کونسی دعائیں نہیں جانتی کہ کیا تم
 کہہ رہی ہو۔
 ص۔ اب بھولی کیوں بنی ہو۔
 آ۔ میں نے بھولی خواہ مخواہ بننا ہے
 ص۔ آمنہ میرے دل میں آپ کی طرف سے
 بڑے بڑے شک پیدا ہو رہے ہیں۔
 آ۔ شک کیسے؟
 ص۔ سچ کہنا دیکھنا جھوٹ نہ بولنا۔

آ۔ تم بات بتاؤ کیا ہے (دلین) خواہ مخواہ
 میرا سر کھاسے کے بے اُجانی ہے۔
 ص۔ کہیں عشق بے پیر دامگیر نہیں کیا
 ا۔ (حیرانی سے) کیا کہا۔
 ص۔ عشق اور کیا کہا؛
 آ (تعجب ہے) عشق کسکو کہتے ہیں (دلین)
 یہ تو تار گئی اب اس سے کیونکر چھپانا
 چاہئے اگر اسکو معلوم ہو گیا تو بس پھر
 راز کا خون ہو گیا اتنا ہلکا آسنہ کے چہرہ پر
 نالوسی اور حسرت برسے لگی اور انکھوں میں
 آنسو بھرا لئے ہیں۔
 ص۔ ادنیٰ تو یہ انسو کیسے؛ میں سمجھ
 گئی ہوں کہ یہاں کچھ دال میں کالا کالا
 ضرور ہے۔
 (آسنہ کا شانہ ہلا کر) آسنہ میں نہیں نصیحتاً
 کہتی ہوں کہ اس بے پیر کے جال میں
 نہ آجانا تم نے بار بار سنا ہو گا کہ شیریں نے
 جان شیریں کس تلخی سے کہوئی واسق کا
 اس معرکہ میں جی چھوٹ گیا فرما دے اس
 عرصہ میں جو صلہ ٹوٹ گیا باز درون مثالین
 اسی قسم کی ہیں جو بتائی ہیں کہ عشق وہ
 چیز ہے جو ہر کوئی کہے بہادری
 اس بے پیر نے سینکڑوں خاندان دود مارا

خاک میں ملائے ہزاروں کا قیہ بنایا
 لاکھوں کو در بدر رو لایا یہ ایسی چیز ہے
 کہ بھوک اس سے مر جاتی ہے پیاس
 نہیں لگتی۔ بستی او جاؤ گل بوٹا خار
 نظر آتا ہے جنگل میں جی لگتا ہے
 ویرانی کا دل خواہشمند ہوتا ہے
 مریاں کاٹے کھاتا ہے کلیجہ منہ آتا
 ہے دن تو بیقراری میں کٹ جاتا
 ہے مگر آخر شماری کی رات پھاڑ
 معلوم ہوتی ہے غصیکہ زمانے میں
 بہت سی نظیریں ہیں جو اسکا ثبوت
 ہوئیں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں
 کرتیں (آسنہ کا شانہ ہلا کر) چپ کیوں
 ہو گئی۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔
 آ۔ اگئی ہے نا صبح کی دم بنگر خود
 میان فصاحت اور درون کو نصیحت
 ص۔ میں نے کونسی فصاحت کی۔
 آ۔ اب پردہ نہ کھلاؤ۔
 ص۔ (دشمر ہمارے ہو کر) کون سے پردہ
 میں اس کا مطلب نہیں سمجھی۔
 آ۔ مطلب اس کا وہی سمجھا سکتا۔
 ص۔ وہی کون۔
 ناظرین لو یہاں بھی کوئی راز کھلا چاہتا ہے۔

مگر اس وقت ہم دوشیزہ لڑکیوں کو کہ بیان بھی ملو ایک دم نہ رہے دن۔
 اسی جگہ چھوڑ کر آپکو یوسف کی جھوٹی بات کو میں بخوبی سمجھتا ہوں۔
 اور حیران کر دینے والی گفتگو سناتے وہ اگر سمجھتے ہو تو پھر انکار کیوں کرتے ہو۔
 ہیں۔

دو۔ انکار کی کوئی دھڑک بھی ہے یا نہیں؟
 یوسف درجہ تو میں نے آپکو بتا دی ہے اور زیادہ کہنے کی مجھے چنداں ضرورت نہیں
 "یہ وہ کوئی تسلی بخش وجہ نہیں" یوسف میرے پاس کوئی ایسی وجہ نہیں
 جو آپ کے لئے مستحکم بحث ثابت ہو سکتا
 دو اگر تسلی بخش جواب تمہیں دیا جاسکتا
 تو پھر جانیں کیوں تاخیر ہے۔
 ی۔ بس میں سنے جو کہہ دیا کہ میں
 بی اے کی تعلیم حاصل کرونگا۔
 دو کیا تم میری اجازت کے بغیر سامان
 رہ سکتے ہو۔

ی۔ یہ تو میں نے مانا کہ میں آپکی اجازت
 کے بغیر یہاں ایک دم نہیں ٹھہر سکتا
 مگر یہ بھی تو ساتھ ہی ہے نان کہ تم
 جی مجھے اب ہر دستی نہیں بھیج سکتے۔
 وہ زبردستی۔
 ی۔ مان اور کیا؟
 دو میں میں تمکو زبردستی تو نہیں بھیج
 سکتا مگر اتنی طاقت تو مجھ میں بھی ہے

ی۔ اس کا جواب میں ملو کل سوچ کر
 دو شگ۔
 دو مان بیشک سوچو
 پھر یوسف اٹھ کر اپنے کمرہ میں آیا اور
 ملاجی کو اس طرح پکڑ لے لگا۔
 ملاجی۔ اور ملاجی۔

م حضور۔
 ی۔ جاؤ لڑکیاں اسے یہاں کو بلا لاؤ۔
 م۔ بہت بہتر۔

اور دلکش آواز میں یہ غزل گارہے ہیں۔
 تناسیر گلشن کی ابھی صیاد باقی ہے۔
 نکر قید قفس گل سے بہن فریاد باقی ہے۔
 ہمو دامن سے تو دہو یا گیا لیکن قیامت
 ہمارا خون تیری گردن پر اُسے جلا دہا باقی ہے
 جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہی اور نہ غنچہ ہے
 چین میں بیلون کی تلک فریاد باقی ہے
 بس دیکھا لیلیٰ و مجنون کو اور فرنا و شیریں کو۔
 وے ارمان اس تصویر کا ہزا د باقی ہے
 ہو نہ تھا جگر میں اور نہ آنسو آنکھ میں میری
 اگر خون قسمت دل میں میرے صیاد باقی
 سخن کے وہ جو تھے اُستاد خفا ہو گئے یارب
 مگر اس وقت میں مقتول ایک استاد باقی ہے

م۔ جناب بابو صاحب؛

ی۔ کیوں؛

م۔ کب جانیکا ارادہ ہے۔

ی۔ کہاں؛

م۔ رڑکی۔

ی۔ تم سے کہیں کہا کہ میں رڑکی جاؤنگا۔

م۔ آپ کچھ والد صاحب سے؛

ی۔ کب کہا۔

م۔ کل ایک شریف آدمی سے دور گفتگو میں

کہہ رہے تھے کہ اگر پوسٹ ایف اے میں

بھرتا جی تو ادھر کو روانہ ہوئے اور پوسٹ
 ایک خط لکھنے میں مشغول ہوا اور خط جب
 لکھ چکا تو کمر سی پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگا وہ
 سوچتا کیا ہے وہی رڑکی والی گفتگو کو
 دور رائے لگا ابھی اسکو اسطرح بیٹھے چند
 منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ کسی نے آلیا۔
 دو۔ بابو صاحب چکر بچھے کیوں یاد فرمایا؟
 کی ماؤ میاں عبدالسلام لویہ خفائے جاؤ
 اور لوزا لٹا کو دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ آمنہ کو
 دے اور کسی کو نہ دے۔

ع۔ بہت بہتر۔

ناظرین یہ آمنہ کی طلبی کا خط ہے۔

باب چھٹا

باغبان بیدر رہے گل بیوفا گلیمین قریب

کون سنتا ہے چین میں نالہ ماٹے عندیہ

ملاقات

نہارے ناول کا دل جلا عاشق حسین

پر مرے واکا پوسٹ اپنے کمرہ میں بیٹھا ہوا

نار موہنم بجارٹا ہے اور ملا جی بڑی سرٹلی

پاس ہو گیا تو ہم اسکو رڑ کی بھیجے۔ مگر ایک چیز نہیں بچا سکتے۔

ی۔ اس شریف آدمی کو جانے ہو کہ کون تھا مگر اسکا کہہ کر وہ کیا ہے؟
م۔ وہی آپکی.....

ی۔ (باہمی سے) اچھا ابھی رڑ کی جانی۔ (مطلب کو پا کر) مان مان میں جانتا ہوں
کہ اسکو نہیں بچا سکتے۔

م۔ اسکا انتظام ہی ہے صبر۔ م۔ تو پھر اس کا کیا انتظام کرو گے؟

ی۔ مجھے صبر نہیں ہو سکتا۔ ی۔ یہی بات تو مجھے دمدم فکر مند کر رہی ہے۔

م۔ دل کو مطمئن کر کے صبر اختیار کرنا چاہئے۔ م۔ انکھوں میں آنسو لاکر جس دم مجھے اس کا

ی۔ میرا دل اقبالو سے نکل گیا ہے خیال آتا ہے تو اسوقت.....

م۔ ہنیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ م۔ دنگنگو کا پہلو بد لکرا کوئی غزل تو سناؤ۔

ی۔ یہ بات میرے اختیار میں نہیں۔ ی۔ لیجئے۔

م۔ اگر تمہارے اختیار میں نہیں تو اور پھول مانگو تو پلاتا ہے برائے ساقی۔

کس کے اختیار میں ہے۔ م۔ کرتا ہے بزم گذشتہ کی تلافی ساقی۔

ی۔ چلو جانید واس گفنگو کو۔ مست کیا ہے کہ عہدیر ہے کعبہ ہے کعبہ۔

م۔ (ذرا ہنر کر) بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر آپ رڑ کی عمر ساری تیری بھٹی پہ گزاری ساقی۔

گئے تو مجھے ساتھ بچاؤ گے یا نہیں۔ واعظا وہ ہی کرونگا جو تو فتوے دے گا۔

ی۔ انتہا اگر گیا تو ضرور بچاؤنگا۔ قبلہ کعبہ پر شد میرے ہادی ساقی۔

۔ آپ کی مہربانی۔ کوئی آفت ترے میخانہ پر آسکتی نہیں۔

ی۔ اب کچھ دیر خاموش رہ کر ملا ہی اگر نہیں سب دعاؤ ہن جتنے ہن شرابی ساقی

جا رہی ہا تو کون کون سی چیز بچانی۔ جام اور دن کو دیئے مجھکو پیالی ساقی۔

ضروری ہوگی۔ خود بھکنے لگا مانند شرابی ساقی۔

م۔ (مسکرا کر) اور کب بچا سکتے ہیں مگر۔ (عزوری سے) اب ایسی غزل کا مزہ نہیں

ی۔ مگر کیا۔ آتا۔

ی۔ کیوں۔

م۔ کوئی پھر کتنی ہوئی غزل ہو۔

ی۔ لو پھر کتنی ہوئی سن لو۔

پیغام پاس بھیج نہ مجھ بیقرار تک۔

ہوں نیم جان سو بھی تیرے انتظار تک۔

وہ دے شراب سانی کہ روز سخن

جبکہ نشہ کا کام نہ پہنچے غمار تک۔

ہیسا داب رانی سے کیا مجھ اسیر کو۔

پھر کس کو زندگی کی توقع بھارت تک۔

م۔ (بچے جھانک کر) چاند چڑھ رہا ہے

ی۔ وہ کیسی۔

م۔ آپ تشریف لارہے ہیں۔

ی۔ آپ کون۔

م۔ مسٹر لارام۔

ی۔ اچھا میں سمجھ گیا ذرا پہنچے جا کر بیٹھو

م۔ ہاں ہاں کہہ دینا کہ آپ گھر میں۔

ی۔ جاؤ۔

پھر ملاجی تو پہنچے اذتہ گئے اور آمنہ اوپر

اگئی جسکو دیکھ کر یوسف یوں گویا ہوا۔

ی۔ اچھے دوست خوب راستہ دکھایا۔

م۔ (مسکراتے ہوئے) کیا کروں مجبور ہوں اگر یہ

بات میرے اختیار میں ہوتی تو۔۔۔۔۔

ی۔ خیر کوئی مضائقہ نہیں آپ بیٹھ جائیں۔

آ۔ بیٹھ کر کیوں خیر تو ہے؟

ی۔ خیر ہو یا مشر آپکو بتایا جائے گا۔

آ۔ آج ہمارے لشتر سے حسرت

کیوں برس رہی ہے؟

ی۔ آہ میری پیاری آمنہ یہی حسرت

مجھکو آپسے جدا کرینوالی۔

آ۔ افسانے غضب ہو گیا کس قیامت کا

بیٹا بکریوں سے والا فقرہ یوسف کی زبان

سے نکلا اور آمنہ کے کانوں میں پھنک

بجلی کا کام کر گیا اس کا جگر مفارقت کا

نام سن کر پاش پاش ہو گیا اس فقرہ

آمنہ کو ہکا بکا کھڑا کر دیا اور بعد دیر کے

وہ یوں بولی۔

ی۔ (بڑی مایوسی سے) جدا کر نیکی کیا ہے؟

ی۔ یہ وقت معنے پوچھنے کا نہیں بلکہ ادبی

ملاقات کا ہے۔

آ۔ (مایوسانہ لہجہ میں) خدا کیواسطے اصل

بات بتاؤ کیوں میرا دل اچھل رہا ہے

ی۔ آہ پیاری میں لاہور چھوڑنے پر مجبور

کیا گیا ہوں۔

آ۔ مانے مجھے اصل بات کیوں نہیں بتاتے

ی۔ میں جو کہہ رہا ہوں کہ آپسے مجبور جدا

جد کیا جا رہا ہوں

۱۔ وہ کون ہے جو انکو مجھ سے جدا کر رہا ہے؟

ہے؟

ی۔ ایک بڑی زبردست طاقت۔

آ۔ (کلیج پر ہاتھ رکھ کر) مجھے اصل بات

کیون نہیں بتاتے۔

ی۔ کل والد صاحب بہت دیر تک

اس بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔

آ۔ کس بارہ میں۔

ی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر رڑ کی جاؤ تو خیر اگر نہ

جاؤ تو مکان کو بلا بھی دو۔

آ۔ (بڑی حسرت سے) رڑ کی۔

ی۔ ہاں رڑ کی اور کہا۔

آ۔ کیسے بیوقت آپ مجھے جدا کیے

جاتے ہو۔

ی۔ جبکہ ہماری محبت کی بٹنگ بڑھنے

بھی نہ پائی تھی۔

آ۔ تم نے میری امید کی کہ جو ابھی سیدھی

بھی نہ ہونے پائی تھی تو رڑ ڈالنا اس بات

کو سکر میرا کچھ نہ نکل گیا یہی کاش کہ یہ دن

مجھے فلک نہ دکھاتا مگر کیا کروں۔

باغبان بیدار رہے گل بیوفا گلچین قسیم

کون سنتا ہے چین میں نالہ لائے عندی

ی۔ کیسا نازک موقعہ ہے کہ ہم کو ابھی۔

معلوم بھی نہ ہوا تھا کہ محبت کے فرحت

بخش نیچے کیسے کچھ ظہور پذیر ہوتے ہیں

ہماری محبت کی زندگی کی ابتدائی تاریخ

لیکر آج تک کل گنتی کے تھوڑے ہی دن

گزرے ہیں اور ابھی ہم ایک دوسرے کے

حالات سے اچھی طرح واقف بھی نہ ہوتے

پائے تھے کہ والد کے سخت اسرار نے

لاہور چھوڑنے پر مجبور کیا۔

آ۔ والد کے سخت اسرار سے کیا مطلب۔

ی۔ یہی کہ انھوں نے مجھے لاہور چھوڑ

دینے پر مجبور کیا۔

آ۔ کس بات کے لئے مجبور کیا۔

ی۔ کل میرا ایف اے کا ریزلٹ آیا تھا

آ۔ کیا ریزلٹ اگیا۔

ی۔ ٹان میں پاس ہو گیا ہوں۔

آ۔ مبارک ہو۔

ی۔ یہ مبارک نہیں بلکہ یہ روتے کا اور

اضوس کا وقت ہے۔

آ۔ اچھا کل ریزلٹ آیا تو پھر کیا ہوا۔

ی۔ پھر والد صاحب نے کہا کہ میری جاؤ

میں نے بہت انکار کیا مگر انہوں نے نہ مانا

آ۔ اگر تم زبردستی نہ جاؤ تو پھر۔

ی۔ تو پھر کیا۔

۱۔ کوئی نقصان تو نہوگا۔

ی۔ نقصان تو کوئی نہیں مگر مکان کو

چھوڑنا پڑتا ہے۔

۱۔ مکان کو چھوڑنے سے آپکا کیا مطلب

ی۔ یعنی انہوں نے کل کہا تھا کہ گڑبڑ کی

جاؤ تو خیر ورنہ میرے مکان سے نکل جاؤ

۱۔ درود کرنا یہ انقیاد تو بڑی سخت ہے

ی۔ بھلا آپ روتی کیوں ہیں۔

۱۔ مائے تم نے بات ہی ایسی سنائی ہے

کہ جس سے بغیر روئے رہا نہیں جاسکتا۔

ی۔ صبر کرنا چاہئے

۱۔ صبر کیوں کر ہو کیا آپ نے سنا نہیں

کہ میں عاشق سے بھی ہوتا ہے صبر و تحمل

وہ کام تو کہتا ہے جو آتا نہیں ٹھیکو۔

ی۔ آپ سچ کہتی ہو مگر صبر کرنا بھی آتا ہے

اگر صبر نہ کر دوگی تو اور کیا کر دوگی۔

۱۔ مائے پیارے یوسف (دروکر ازبائے

ہمیں یکے مدت بھی آرام نہ لینے دیا۔

ی۔ پیاری آمنہ اب رونا دھونا چھوڑ

اور علامتوں کو خدائے کبیر کو کامیابی کے ساتھ

واپس لائے۔

۱۔ میں رونا دیر ٹھکر کر لیتا ہوں پچھلے جائینگے

ی۔ رمان پیاری انشا اللہ۔

۱۔ وہاں جا کر آپ مجھ کو بھول جائینگے کیونکہ

وہاں آپ کو مجھ سے بہتر بہتر.....

ی۔ تو بہ کرد آمنہ ایسا خیال دل میں

نہ لانا میں آپکا خیال تا قیامت نہ بھولوں گا

ی۔ یہ نہیں ہو سکتا مجھے میرے صہون

ہی سے ظاہر ہو جائیگا اچھی آمنہ میں ایسا

نادان نہیں ہوں کہ تمہاری سچی محبت

دل سے قدر نہ کروں بلکہ تمہاری پاکبازیا

مجھ سے ہمیشہ کے لئے تمہارا گرویدہ۔

۱۔ بنا چکیں اور تمہاری سادگی نے مجھے

نوٹ لیا اب تم پوچھتے ہو کہ میں تمہاری

یاد کیسے وقت نہ بھولوں۔ یہ سوال بہت

آسانی سے حل ہو سکتا ہے کہ میں تمکی یاد

تمہاری یاد کو بھول جاؤں۔ پیاری سہو

تمہاری یاد بلکہ خال سویدار ہے بھولنا۔

تو اس کے لئے استعمال ہو سکتا ہے

جو عارضی ہو اور جس یاد نے نقش کالہ

طرز اختیار کیا ہو تمہارے خیال میں وہ

کبھی بھول سکتی ہے نہیں کبھی نہیں مگر میں

بات سے ہوشیار رہنا کہ کہیں کسی کے

قریب میں شکار نہ ہو جاؤ۔

۱۔ میں اس بات کو بخوبی سمجھتی ہوں مگر تمہارا

کہ یہاں سے کوچ کس دن ہے۔
 می۔ کوچ کی بابت صرف اتنا یاد رکھو کہ ہمارے
 الوداعی ملاقات ہے۔
 ا۔ الوداعی ملاقات سے آپکا کیا مطلب ہے
 می۔ بس یہی کہ پرسوں چھ بجے والی ٹرین میں
 میں لاہور کو الوداع ہو کر آپکو خدا حافظ
 کہوں گا۔
 ا۔ ادنیٰ تو بہ اتنی جلدی۔

و۔ مگر کیا؟
 و۔ آپکا کہنا سچا ہے۔
 و۔ اور کچھ کہو درست ہے۔ یان جی ہے
 جون صبح چاک سینہ میرا اے رفوگران۔
 یان کسی ماتھے بھی ہرگز رفو نہیں۔
 و۔ بابو صاحب غضب کر رہے ہو۔
 و۔ واقعی جگر پاس پاس ہو رہا ہے۔
 و۔ نہ ایسا مگر۔
 و۔ کیوں۔

باب ساتواں

بزم دوستان

ا۔ ایک عالیشان مکان سے اس طرح
 کی آواز آرہی ہے۔
 کیا فرق دماغ و گل میں کہ جس گل میں ہوش
 کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں توہین
 ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ شعر ہے۔
 اور یہ کس کا شعر ہے۔
 احمد خٹاب میرور و کا۔

و۔ دیکھو فونہ ہو گا۔
 ا۔ رفو ہم کر دیں گے۔
 و۔ شٹامپ لکھ دو۔
 و۔ ہری واس ایک شٹامپ لا دو۔
 و۔ جائے بھی دو جی۔ ذرا ذرا سی باتوں
 پر اتنا وقت ضائع کر دیتے ہو یان جی امے
 ا۔ تروا منی بہ ہماری نہ جائیو شیخ۔

دامن بچوڑوین بھی تو ہرگز وضو نہ ہو۔
۵۔ یہ تو ذوق کا شعر ہے۔

نوجوان ہے تیرے کان زلف منبر لگی ہوئی۔
۶۔ ہے تو ذوق کا مکر۔۔۔۔۔

آ۔ ہزار روپیہ کا شعر ہے۔
۷۔ مگر کیا؟

۸۔ ہم تو صرف پچاس روپہ دیتے ہیں۔
۹۔ مکر الٹا ہوا۔

۱۰۔ ستر ہم سے لیلو۔
۱۱۔ اُلٹا ہوا کیا معنی؟

۱۲۔ تم تو خواہ مخواہ کا جھگڑا لے بیٹھے ہو۔
یعنی اصل شعر تو اسطرح ہے۔

۱۳۔ مان جی اُگے۔
ترد امنی پہ ہماری نہ جائیو شیخ۔

۱۴۔ مرگان سے تری لاگ ہے دلپر لگی ہوئی۔
دامن بچوڑوین تو فرشتے وضو کریں

۱۵۔ ایک پھانس ہے کالج کے اندر لگی ہوئی۔
خوب آپنے بھی تو دیوان ذوق لیریز

۱۶۔ واہ واہ میان یوسف غضب کر رہے ہو۔
کیا ہوا ہے۔

۱۷۔ آ آ اکیسا عمدہ نام ایک کی زبان سے
۱۸۔ بابو صاحب کی لیاقت تو دیکھیں

۱۹۔ نکلا۔ لو یہاں بھی ہمارے عاشق مزاج
۲۰۔ مگر شعر کیسا اُلٹا ہے۔

۲۱۔ یوسف قشربخشاں کہتے ہیں۔
۲۲۔ ماشاء اللہ آپ شاعر ہیں۔

۲۳۔ ۵۔ پھانس خوب کہاں بیان صاحب پھانس
۲۴۔ مان جی اُگے۔

۲۵۔ مان جی اُگے۔
۲۶۔ تم ایک شعر پر دس دس منٹ ضائع

۲۷۔ کر دیے ہو۔ شعر کا مزاجی جاتا رہتا ہے۔
۲۸۔ مان جی اُگے۔

۲۹۔ مان جی اُگے۔
۳۰۔ جودل کہ بھنس گیا ہو محبت میں یا نہ

۳۱۔ یارب کبھی آوارہ وہ کو بکو نہ ہو۔
۳۲۔ اس سے بچ کر رہنا۔

۳۳۔ یہ شعر تو غلط سا معلوم ہوتا ہے۔
۳۴۔ کیوں۔

۳۵۔ خیر جی غلط ہو یا درست دیکھو ایک
۳۶۔ کہیں کاٹ نہ کر جائے۔

۳۷۔ نوجوان کی طرف مخاطب ہو کر کوئی تم بھی
۳۸۔ دیکھو وہ گنگو سے آپ کو کیا فائدہ ہے۔

۳۹۔ ردی کر دو۔
۴۰۔ وہ مان جی اُگے۔

کیا ہوتا ہے ابکے جو کوئی بولے گا مار کھا
مان جی آگے۔

ی۔ میرا گل اُمید شگفتہ ہو کس طرح۔

دلی گزہ ہے اسکی گزہ پر لگی ہوئی۔
سچ کہتے ہو۔

۱۔ واقعی آپکی گزہ آمنہ کی گزہ پر لگی ہوئی ہے

خوب حاضر جوابی ہو تو ایسی ہی ہو۔
ع۔ آپ بولنے سے باز نہیں آئے۔

د۔ مان جی آگے۔

۵۔ اور چاہتا ہے جی کہ تاحصہ بجائے مہر

آنکھ اپنی ہو لافہ حظ پر لگی ہوئی۔

منہ سے لگا ہوا ہے اگر جارہے تو کیا
ہے دل سے یاد ساقی کو تر لگی ہوئی۔

گلاب کا پھول نہیں تو اور کیا۔

۵۔ ساقی خوب گفتی۔

د۔ پھر بولے آپ

۵۔ قصور معاف۔

ع۔ تم سب الوکی دم فاختر ہو ذرا بھی
تامین نہیں۔

۱۔ رقبہ لگا کر خوب آپ ہمسے دس

رتی زیادہ ہیں۔

ع۔ وہ کمون۔

۱۔ یہ تائیز کمان سے سیکھا۔

ی۔ بیٹھے بھرے ہوئے ہیں خم مے کی طرح
پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی

۵۔ لاؤ مہر ہم اتار دیتے ہیں۔

د۔ مان ضرور اتارو شراب کو بہت جی کرتا ہے

دو۔ شراب نہیں پیشاب

۱۔ اگر شراب نہیں تو سوڈھا ہی لاؤ۔

د۔ لیٹن داس جاؤ چھ بوتل سوڈا اور

ایک سیر برف لے آؤ۔

۱۔ اب جی آگے۔

میت کو غسل دیجو اس خاکسار کی۔

ہے ان پر خاک کو چہ دلبر لگی ہوئی

۵۔ آنا با بہت عمدہ شعر ہے۔

ی۔ عیسیٰ بھی پاس ہے مگر ممکن نہیں

خورشید کو وہ شبہ ہے فلک پر لگی ہوئی

۱۔ مان جی ہلکو بھی بنائیے کہ عیسے کوں ہے

۵۔ یہی ہونگے بابو عبد الرحیم صاحب۔

د۔ بابو عبد الرحیم تو نہیں بلکہ ہم ہیں

۱۔ ایک نوجوان کی طرف مخاطب ہو کر

آپ

د۔ مان جی

۱۔ عیسے کی شکل تو دیکھو جس طرح لکھا گیا

پھول ہوتا ہے۔

عبد الرحیم ایسی راہیات تھگو سے تھیں

ع۔ میں نے کب کہا تا میر۔

ب۔ جناب۔

ی۔ سنے قطع۔

ع۔ اب یہ بوتلین بھی واپس دے آؤ۔

ع۔ مان مقطع ضرور سناؤ۔

ب۔ بہت بہتر۔

ا۔ چاہتے

ع۔ دیوسف کی طرف مخاطب ہو کر امیں

ی۔ اے ذوق دیکھو خیر کو نہ منہ لگا۔ سزا ہے کہ رڑکی جائیگے۔

پچھتی ہیں سُنہ سے یہ کافر لگی ہوئی اُف غضب ہو گیا کس قیامت کا ہلاک

ا۔ لو آگئے ہیں ناصح کی دُم بنکر۔

۵۔ یہ کہان سے سیکھا دُم۔

۱۰۔ لو بشناس بھی آگئے ہیں۔

ع۔ بڑی دیر لگائی آپنے۔

ب۔ دیر تو نہیں ہوئی۔

ع۔ اچھا لاؤ بوتلین۔

ب۔ (بوتلون کو در پر رکھ کر)۔

برف لو اسے کلیجہ میرا ٹھنڈا کرو

ع۔ اگر تم چلے جاؤ گے تو اسکا کیا انتظام

اب انکو رے تو آگ لگا دی ساقی

ی۔ دشر میلہ پن سے اکسا۔

ع۔ اسی کا۔

ی۔ یہ سیدار گفتگو میری سمجھ میں نہیں آتی

ع۔ خواہ خواہ کیوں بھولے بستے ہو۔

ی۔ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں۔

ع۔ وہی ہتھاری آ۔۔۔۔۔ کا۔

ی۔ میری سمجھ میں تو کوئی انتظام نہیں آتا

۵۔ دیوسف کی طرف مخاطب ہو کر کہو باوجود

۱۔ کیا پی آئے ہو راستہ میں۔

ب۔ کیا۔

۱۔ سچ کہہ رہا ہوں اور کیا۔

۵۔ زن کی عادت تو ہے کہ کبھی ایسا کام

کر لیا کرتے ہیں۔

۱۔ ہر سب سے ایک ایک بوتل پکڑ لی۔ اور

عنا غٹ چڑھا گئے۔

ع۔ بشناس۔

ع۔ شاید آپ نے کبھی سنا نہیں۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ بار۔

جب دریا گردنِ جہکائی دیکھ لی۔

ی۔ نہیں بابو صاحب یہ کبھی نہ ہوگا۔

ع۔ کچھ سبب بھی بتاؤ۔

ی۔ سبب کچھ نہیں۔

ع۔ کارے نیست کہ جسے نذر۔

۵۔ خوب اپنے فارسی کی ٹانگ ٹوڑ دی

ہی۔ خیر جی کچھ ہی مگر اس کا خیال دل سے

جانا ناممکن ہے کیونکہ یہ خیال نقشِ کالج

کے دل پر نقش ہوا اس کے لئے بھولنا

استحال ہو سکتا بلکہ بھولنا اس چیز کیلئے

مستعمل ہو سکتا ہے جو عارضی طور پر ہو۔

ع۔ بہائی ہماری نصیحت تو یہی ہے کہ

اس کا خیال دل سے فراموش کر دو ورنہ

تکلیف اٹھانے والے اور آخر کو کچھ بتاؤ گے۔

ی۔ بچھٹانیکا سبب بھی بتاؤ ناں۔

ع۔ اگر تم یہاں رہتے تو ہم آپ کو کبھی منع

نکرتے کیونکہ یہاں رہ کر تم اس کا خیال اپنی

دیکھتے ٹکڑاں سے دیکھتے ٹکڑاں جو اپنے رٹکی

جانی کا ارادہ کر لیا اس لئے اب آپ کو لگتا

کہ اس کا خیال چھوڑ دو۔ کیونکہ۔۔۔۔۔

ی۔ کس لئے چھوڑ دوں۔

ی۔ ارشاد

۵۔ کیا کوئی مشری ہے۔

ی۔ مشری تو کوئی نہیں۔

۵۔ مشری نہیں تو اور کیا۔

ی۔ کوئی پرائیویٹ بات ہے۔

۵۔ ہم سے کیوں چھپاتے ہو۔

ب۔ بہتیں اس سے کیا کوئی انکی

پرائیویٹ بات ہوگی۔

ع۔ (یوسف کی طرف مناجات ہو کر)

ایک بات میری بھی مانو۔

ی۔ مان بتائیے۔

ع۔ اگر تم اس کا خیال بھلاؤ گے تو آپ کی بہن بھی بھلا ہوگی۔

ی۔ مانے یہ نہیں ہو سکتا۔

ع۔ کیوں نہیں ہو سکتا۔

ی۔ جب اس کا پیارا پیارا نام کشادہ

پیشانی گورا اور بھولا چہرہ آہو مثال

آہو کہیں گلابی رخسارے یاد آتے ہیں

وہ عالم خواب میں بھی ستاتے ہیں۔

ع۔ آپ کو وہاں ایسی سینکڑوں ٹکڑیاں

ی۔ تو تیرے۔

آفاق ٹاگر ویدم بہر تہان ورزیدہ ام

بسیار خوبان ویدم لیکن تو چیز دیگری۔

ع۔ کیونکہ اب زمانہ بُری رفتار پر جا رہا ہے دل بدلنے دیر نہیں لگتی۔
 ی۔ نور النساء کے بھائی کی معرفت۔
 ع۔ نور النساء کون ہے اور اُس کے بھائی کا
 نہیں۔
 ع۔ کیوں۔

اُس نے اقرار کر لیا ہے کہ میں

ایسے دو ہو کون ہمیشہ اپنے آپ کو.....
 ع۔ میں نے مانا کہ اُس نے اقرار کر لیا
 مگر کب تک جسطرح اُس نے آپ سے یک لخت
 محبت پیدا کر لی تھی اسی طرح اور سے
 کر لینگے

ی۔ بنین یہ شخص آپ ہی کا خیال ہے
 مجھے اُس پر اتنی اُمید نہیں۔
 ع۔ خیر جی دیکھ لو گے۔

ی۔ دیکھنے کے کیا معنی
 ع۔ یعنی آپ ہی گلہ کیا کریں گے۔
 ی۔ بنین ایسا بنین ہو سکتا۔

جو روح جفا لکھا تھا ہمارے نصیب میں
 تقدیر سے گلہ ہے بتوں سے گلہ
 ع۔ اچھا بھلا یہ تو بتاؤ کہ خطا کیا
 انتظام کیا ہے براہ راست یا کیسی
 معرفت۔

ی۔ معرفت۔

باب آٹھون

توڑ مسجد چھاؤ مصحف کھڑا اور پی شراب
 جو تو کرتا ہے سو کر پر مردم آزاری مگر۔

محبت

شام کا ابتدائی وقت ہے سورج اپنی
 پھیلی ہوئی کرنوں کو سمیٹ کر غروب
 ہو چکا مکالون کی ناہموار سطح پر اب
 وہ دھوپ چھاؤں کا عالم بنیں جو سورج
 طلوع ہونے پر تھا اُفق کے درمیانی حصے
 کو جو سورج کی ڈوبتی ہوئی مشعلوں نے
 ایسا نور آگین بنا رکھا ہے کہ اُسکی اس
 آخری روشنی کو اگر سورج کا بقیہ سمیٹیں تو پھر

دھڑکے بالکل ڈوبتے ہی نیلگون آسمان کے
 کنارے کنارے گہری سُرخ آتشی
 مائل پھیلنے لگی اور تھوڑی دیر میں
 ایسا رنگ جما دیا کہ دیکھنے والے دھڑکے
 میں پڑ گئے کہ کہیں آسمان میں آگ تو
 نہیں لگی۔ یہ شفق کون نظر دے بھی اپنی
 دلفریب جہلک سے ناظرین کو محفوظ
 کر کے جلتا بنا اور اب گہری شام کے
 سیاہ علم جا بجا بھڑانے لگے اور بہت
 ہی جلدی رات اندھیری اور گہبہ ہو گئی
 اور آسمان کا رنگ بھی گرا ہو رہا ہے
 اس وقت رات کے نو بجنے والے ہیں
 آسمان پر ابر محیط ہو رہا ہے برسنے والے
 بادلوں کی دھواں دھار گھٹائیں گھٹائیں
 باندھ باندھ کر آ رہی ہیں اور جا بجا
 جمتی جا رہی ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے
 تند جھونکے کچھ اس تیزی سے فزائے
 بھر بھر کر مکانوں میں ڈرائے چلے آتے
 ہیں کہ گویا کسی کا خوف ہی نہیں۔
 بعض وقت اپنی تیز رفتاری کے سبب
 گواڑوں کو اس دھڑاکے سے چٹک کر
 مارا ہی ہوتے ہیں کہ جیسے زلزلہ بار بادلوں
 کی کڑک غریب گواڑے اُلٹی آندوخت سے

کبھی دھڑام سے اُدھر اُڑتے ہیں اور
 کبھی دھڑام سے اُدھر لوگ ہو اکی تیری
 اور ذرا سی بوند باندی کی وجہ سے
 اپنی اپنی نشستگاہوں پر بیٹھے گپیں
 اڑا رہے ہیں اس وقت ہو اکی تیری۔
 کس قدر کم ہو گئی ہیں گھنگور گھٹاؤں
 کا وہی عالم ہے جو پہلے تھا البتہ ملکی
 ملکی بوندیں اپنی مسلسل بارانی سے
 ابر پر سار ہی ہیں۔ کبھی کبھی بجلی کی
 چمک اور ہو اکی بھر سڑا ہٹ سے مکانوں
 والوں کو یہی اتنا مضموم ہو جاتا ہے کہ باتش
 ہو رہی ہے چونکہ رات کچھ بہت زیادہ
 نہیں بھیگی ہے اس لئے کچھ لوگ تو اپنے
 اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے گپیں اڑا
 رہے ہیں کچھ کچی نیند میں ہیں کچھ ایسے
 بھی ہیں جو دن بھر کے تھکے ماندے۔
 چور ہو گئے ہیں اور بستر سے پر پڑے ہی
 نیند کا شکار ہو گئے ہیں بعض اس وقت
 تاش میں مشغول ہیں لیکن ایک غائب
 مکان کے آخری کمرے میں ایک نوجوان
 لڑکی جگایاؤ سا نطرز غلین چہرہ مضطرب
 باز خیال ظاہر کر رہا ہے کہ وہ اس وقت
 گہری سوچ میں الجھ رہی ہے اس کے

اس کے سینے سے ایک لمبی سانس
اپنی آہستہ روی سے منہ نکالتی ہے
اور وہوان ہو کر اڑتے ہی چھائے
بادلوں میں مل جاتی ہے اور وہ جوان
لڑکی مانے 'اُف' کر کے رہ جاتی کبھی
کبھی اُسکی ڈبڈبائی آنکھیں اس کے
ضبط اور استقلال پر بانی پھیرنا چاہتی
ہیں مگر اس کے مستقل مزاجی اُمید
ہوئے 'آنسوؤں کو اندر ہی پی جاتی ہے
اب وہ یاس اور حسرت کی تصویر بنی ہوئی
نظر آرہی ہے۔ اس کے دل میں اُمید
اُمید کر رہ جائیں گے کیا میں اپنے پیار
کی خدمت سے ہمیشہ کے لئے الگ کچھ
ہوں۔ کیا اب میری اُمید کی پوڑی۔
مجھ کو کامیابی کے دروازہ تک نہ پہنچا سکی۔
کیا میں اب اُسکی شکل پھر نہ دیکھوں گی۔
کیا وہ مجھے اب ہمیشہ کے لئے جدا کیا
جاتا ہے پھر اتنا ہلکا کر نہایت ہی مغموم اور
مضطرب ہو جاتی ہے اور ذرا خاموش
رہنے کے بعد بڑی مایوسی سے کہتی ہے
شب تاریک دل ریشم رہ باریک ریشم
نزار دانا توئی غم توئی غفاریا اللہ۔
اور پھر نزار دانا نے لگتی ہے اور پھر کسی خیالی

تصویر کو مخاطب کر کے یوں کہتی ہے۔
میرے اچھے دوست کیا اب تم مجھ سے
پیار نکرو گے ہنسن ہنسن تم مجھے ضرور ملو گے
مگر افسوس یہ ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں پھر
اُنکے زندہ دیکھوں گی یا نہیں پھر (دکر)
مانے پیارے یوسف تین سال کا عرصہ
کچھ معمولی عرصہ نہیں جدا جانے تین سال
کس لے مرنا اور کس لے جینا ہے۔

ان دنوں گداز فقروں نے اس نوجوان
دو شیزہ کو ایسا صدمہ دیا کہ اس کے
آنسوؤں نے آنکھوں سے پلکوں اور
پلکوں سے رُخساروں پر دھل کر گرنا
شروع کیا۔

مانے کس غضب کا سامنا ہے کہ بے بسی
لڑکی اپنے عاشق کی خیالی تصویر سے
دیوانہ وار باتیں کر کے بد رہی ہے اُف
ایسے جان گداز سانچے اور ٹرپا دیئے ہوئے
صدے اکبر طبعین بے تم آنکھیں اور بے
درد دل کیا جانیں ان پر کون کسے جی
واقف ہیں ان صدموں کی انگوڑی تیر ہے
جنہوں نے کیسی کیسی پلکوں کا چرکا کھایا
ہوا ہوا اور جن چوٹ کھائے 'دلوں نے۔
مفا رقت کے صدمے برداشت کئے ہوں

باد صحر اُدھر ٹہل رہے ہیں ہر طرف
عجب نظارہ آنکھوں میں اُڑتا ہے اب
سبکو چھوڑتے ہوئے ہم بھی پلیٹ غلام
پر جاتے ہیں جہاں ایک ٹرین کھڑی

ہے اور اس ٹرین کے سامنے چند
نوجوان لڑکے آہستہ آہستہ گفتگو کرتے
کرتے رہتے ہو۔

ٹہل رہے ہیں اُدھر ہم بھی بڑ بڑانگی
گفتگو میں خلل انداز ہوں آہ یہ تو ہم
پڑائے دوست یوسف اور اُنکے مصائب

ہیں۔

عبدالرحیم - خطا تو لکھا کر دے گا۔

یوسف - واہ کیوں نہیں۔

عبدالرزاق - ہم کو بھی۔

جی ہاں آپ کو بھی۔

طالبی - (یوسف کا ہاتھ پکڑ کر) ذرا ہٹنا

کو چھوڑ کر کھڑے ہو۔

کیون۔

م - ابجن آ رہا ہے دیکھا لگے گا۔

کی - (پیرے ہنسنے) ماشا اللہ آپ تو

بڑے خبردار ہیں۔

عبدالرحیم -

ی - حکم

عبدالرحیم - جاکر اوسانوں کو خطا لکھ

ی - اس سے آپ کا کیا مطلب ہے۔

عجب یہی اُس کے خیال میں غرق رہنا

ع یہ بھی سمجھا دو کہ کس کے خیال میں۔

عجب وہ خود عقلمند ہیں سمجھ جائیں گے۔

ی - سدا برا لگیتے ہو کہرا آپ ہر وقت ہنسی ہو

کرتے رہتے ہو۔

عجب توبہ کرو۔

ی - کی ہوئی ہے توبہ۔

ا - توبہ کا نام لیتے ہو۔ ابھی کیا ضرورت

ہے۔

عجب کیوں جی یہ کونسی شرع نکالی

ا - یہ ہماری اپنی شرع میں درج ہے

ع اس شرح کا نام کیا ہے۔

ا اس کا نام ایٹ البحر ہے۔

ی (ہنسنے لگا کر) خوب ایٹ البحر عجب

طرح کا نام ہے

م - یوسف کی طرف مخاطب ہو کر۔

آپ کے والد صاحب تشریف لا رہے ہیں

ی - کوئی اور بھی ساتھ ہے۔

م - جی چند نوجوان بھی ہرہا ہیں۔

یوسف نے والد کو آتے دیکھ کر قدم آگے

بڑھایا اور استقبال کے لئے آگے بڑھا

ہوا کہ ابھی اسکا والد بیت و در تھا پہلے

اس نے عبدالرحیم نے گفتگو کو اس طرح پورٹا۔ یعنی عیا سون میں ۔۔۔۔۔۔
شروع کیا۔

عجب (آہستہ سے) بالوصاحب۔

ی۔ ارشاد۔

عجب ایکو آمنہ کی طرف سے کوئی بدگمانی ایسے وقعات میں بھٹس جائے ہیں
تو نہیں۔

ی تو یہ کہ وہ پیاری آمنہ کو مجھ سے لڑکا (جو پاس کھڑا تھا) بالوصاحب خود
دلی محبت ہے اور وہ کبھی بھی مجھے نفرت

کی نگاہ سے ندیکھے گی اس کے قول پر (ی) لڑکھڑی دیکھ کر ٹرین کی روانگی میں
اچھٹیرح واضح ہے کہ وہ مجھے جی جان اب صرف دس منٹ باقی ہیں۔

سے پیار کرتی ہے اور اس کے مجھے پورٹا (ذرا حیرانی سے) دس منٹ صرف
ہزاروں چاہئے والوں پر ترجیح دی

پھر کما ضرورت کہ میں اس کی نیکی کی (ی) آپ بزرگ ہیں دعا کرتے رہنا۔
طرف سے بدگمانی ظاہر کروں اور اس میں پورٹا بیٹا میری ہر وقت یہی دعا ہے کہ

اس دو شیزہ لڑکی کو طرح طرح تو بہا تو کامیابی سے واپس آئے۔
ی آمین۔ آمین۔

ایک پورٹا (دوسرے کی طرف مخاطب کر کے) پورٹا (آہستہ سے) طاجی سے نرمی کام لینا
تم ایک گھنٹہ بچھ ہی آگئے۔

ی۔ نہیں میں تو عین وقت پر آیا ہوں لڑکا (جو پاس ہی تھا) اب لڑکی میں
پورٹا۔ ہر خرد دار حوصلہ کو کام فرما کر بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔۔

بڑھکی میں رہنا کہیں ایسا ہو کہ بعد میں پورٹا مان بیٹا بیٹھ جاؤ۔ مگر یاد رکھنا
بدنامی آئے۔

ی۔ بدنامی سے ایک کیا مطلب ہی اسے نہ بھولنا۔

ی۔ انشا اللہ نہیں بھولونگا

پوڑا۔ (سر پہ ہاتھ پھیر کر) اب تمہارا خدا حافظ ہے۔

پھر گاڑی نے دسل دیا اور پلیٹ فارم سے آہستہ آہستہ جلی پڑی۔ افسوس

کا مقام ہے کہ بے بس یوسف کو اپنی پیاری محشوقہ سے بہت جلد الگ ہونا

پڑا اور پھر ایسے وقت کو ابھی اس کے دل میں ارمان گھٹائیں باندھ باندھ کر

آ رہے تھے اور وہ انکا سہمہ بھرنے لگی۔

حرمان نصیب آہستہ پر ظاہر نہ کر سکا۔ افسوس اس وقت کا نقشہ لفظوں

میں کچھ نہ کھلا دینا تو کچھ بڑی بات نہیں مگر نوٹ اس بات کا ہے کہ موقعہ قلم

نوجوان سہم جائینگے طالب علموں کے جی چھوٹ جائیگے ان البتہ چوٹ کھا

ہوئے دلوں کو اجازت ہے کہ اپنے تھو کام لین اور پھر دیکھیں کہ ایک نوجوان

بے بس ہو کر اپنی محشوقہ کو الوداع کہتا جا رہا ہے ان جب ٹرین آہستہ آہستہ

پلیٹ فارم کو چھوڑے گی تو ناظرین حسرت بھری نگاہوں سے ٹرین کو دیکھتے رہتے آخر شبنم کی برق

رفتاری نے ٹرین کو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا اور وہ سب اپنی اپنے

گھروں کو روانہ ہوئے جب سب لوگ گزر چکے تو پھر حشمتیہ کیون کا جتنکا گزرتا

شروع ہوا۔ انہیں میں ہمارے دوست مسٹر احمد اور عبدالرزاق بھی شامل تھے

جو اسٹیشن نکلے ہی یوں باتیں کرتے چلے گئے دیکھے اب رڑکی جا کر کیا کھلی کھلائے ہیں

ع بس ناکامیابی اور کیا۔

انہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

ع کیون کیا تمہیں امید ہے کہ وہ واپس جا کر محنت کریں گے۔

ان مجھے امید ہے کہ وہ ضرور واپس جا کر کوشش کریں گے۔

ع (دراپرواہی سے) اور ان کی کوششوں کو بھی دیکھ لین گے مگر تم تو بتاؤ تمہیں

اپنی کوششوں میں کامیابی ہوئی یا نہیں۔ انکیسی کوشش۔

ع اے ہی وہ جو اس دن کہہ رہے تھے اچھا وہ اس رات والاداعہ۔

ع ان مان وہی۔ ابھی تک تو کوئی کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی۔ کوئی آپ ہی تجویز بتائیں۔

- ع اگر کامیابی نہیں ہوتی تو اسکا خیال
ای جھوڑ دو۔
- ۱ یہ البتہ نہیں ہو سکتا۔
- ع تو کوششوں سے مت چوکو۔
- ۱ بین پھلے سے زیادہ مصروف سعی ہو
- ع تو پھر ضرور کامیاب ہو گے۔
- ۱ بشرطیکہ آپ کچھ مدد دیں۔
- ع بھلا میں کیا اور میری مدد کیا۔
- ۱ واہ اچھی کہی۔
- ع میں بھی اسی دن سے سوچ رہا ہوں
- مگر ابھی تک نہ کو نہیں پونچا۔
- ۱ کیا کوئی بڑی اہم بات ہے۔
- ع اہم تو نہیں مگر.....
- ۱ مگر کیا۔
- ع خیر ضرور ہو گا۔
- ۱ خیر ہونے کے کیا معنی۔
- ع یعنی روپیہ بہت سا چاہئے
- ۱ وہ کس لئے۔
- ع تم خود جانتے ہو۔
- ۱ اچھا پھر روپیہ کی آپ ذرا فکر کریں
- کیون
- ۱ روپیہ والا کام میرے ذمہ کر دیں
- ع آپ کہاں سے لائیگے۔
- ۱ جہان سے ماتہ لگیں۔
- ع بتانا بھی چاہئے نہ۔
- ۱ (ایک مہتری انگستری دکھا کر) اس سے
- کام نکلیگا۔
- ع یہ کھان سے اڑائی
- ۱ بتیں اس بات سے کیا۔
- ع واہ مجھے کچھ بھی نہیں۔
- ۱ یہ بات ذرا خفیہ ہے۔
- ع پھر بتاؤ بھی ناں۔
- ۱ یہ کیسی نشانی ہے نشانی۔
- ع کس کی نشانی؟
- ۱ کسی گلو کی۔
- ع ہمیں بھی دکھانا چاہئے وہ گلو۔
- ۱ کبھی دکھا دیں گے۔
- ع اس انگوٹھی کو پھر بیچ ڈالو ناں۔
- ۱ کیا قیمت ملیگی۔
- ع یہ تو مجھے معلوم نہیں کسی سونڈ کو
- ۱ دکھائیں گے۔
- ع ناں ضرور دکھانا چاہئے۔
- ۱ بھلا یہ تو بتاؤ کہ عبدالسلام کو جانتے
- ع جانتا تو نہیں مگر ب ضرور جانتا ہوگا
- ۱ ناں اسکے بغیر کام نہ نکلیگا۔
- پھر اسے طرح باتیں کرتے ہوئے ٹھنڈی

سڑک کو چلے گئے۔

ر۔ غلام محمد صاحب۔

ح۔ مان۔

ر۔ اگر آگئے ہونگے تو پھر کیا۔

ح۔ ہو گا تو کچھ نہیں مگر۔۔۔

ر۔ مگر کیا۔

ح۔ میرا دل دہڑک رہا ہے۔

ر۔ اگر کچھ کہیں گے تو ہم سفارش کر دیں گے۔

ح۔ وہ کسی کی سفارش نہیں سنتے۔

ر۔ میری بھی نہ سنیں گے۔

ح۔ کیا تیری سفارشی زبیدہ کی سفارش

کے لیے کی جا رہی ہے۔

ر۔ شاید اچھی ہو۔

ح۔ نہیں زبیدہ کی سفارش سے تیری۔

سفارش اچھی نہیں ہو سکتی۔

ر۔ تو کیوں نہ جانتی ہے۔

ح۔ وہ تو ہوئی اسکی پیاری۔

ر۔ پیاری کے کیا معنی۔

ح۔ یعنی وہ ضرورت کے وقت اسکی حرص

بوری کرتی ہے۔

ر۔ ہنسکر، تو کس طرح جانتی ہے۔

ح۔ میں انکو آنکھوں سے دیکھا۔

ر۔ تو جھوٹ کہتی ہے۔

ح۔ نہیں میں سچ کہتی ہوں۔

پاپ سوال

خون بہری

دن ختم ہو چکا سو سوج کی تیز کرہیں

مدہم ہو کر بالکل معدوم ہو گئیں گھری

شام کے سیاہ جھنڈے جا بجا نصب کر

ہوائے لگے شام گھٹا ٹوپ اندھیری نے

زمین کے کسی حصہ پر روشنی کا نشان

نہیں رکھا۔ ماتھے کو ماتھے نہیں سو جتنا خلد

میکر زمین تک تار کی ہی نظر آرہی ہے

گو یا قدرت نے زمین و آسمان کے درمیان

حصہ کو کاجل کی کوٹھری بنا دیا ہے

اس وقت حمیدہ اپنی چند سہیلیوں کو

ساتھ لئے ہوئے ایک بازار سے آہستہ

آہستہ مائیں کرنی ہوئی گزرتی ہے۔

ح۔ کہیں آئے گئے ہوں۔

رسولان۔ کون۔

ح۔ وہی آمنہ کامیان۔

۱۔ تو نے کب دیکھا۔

ح کوئی بندہ دن کی بات ہے۔

۲۔ کس طرح دیکھا۔

ح دو پھر کی وقت میں اپنے کمرہ میں

سوئی ہوئی تھی تو اس وقت وہ آپس میں

چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے۔

۳۔ چھیڑ چھاڑ کے کیا معنی۔

ح معنی تم خود عجیبہ کہتی ہو۔

۴۔ مجھے یقین نہیں کہ زبیدہ ایسی ہو۔

ح میں قسمیہ کہتی ہوں۔

۵۔ اسکی بھولی بھالی صورت سے

اتنی امید نہیں۔

ح خواہ تم مانو یا نہ مانو مگر میں نے

انکو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

۶۔ اس کی مہذبانہ گفتگو سے ایسا قصور

سرزد ہونا ناممکن۔

ح خواہ خواہ کیوں جھگڑاتی ہو۔

ناظرین۔ ان دونوں عورتوں کو

اسی جگہ چھوڑ دو اور غلام محمد دیکھو کہ

وہ کیا کر رہا ہے۔ اس وقت غلام محمد

ایک صحنہ کی کوا سطح پر رہ رہا ہے۔

غ۔ اُمید جاؤ والدہ کو جا کر بلا لاؤ۔

۱۔ میں کہاں سے بلاؤں۔

غ تجھے معلوم نہیں۔

۱۔ تجھے تو معلوم نہیں۔ ابھی آئنا اتنا

کہنا بھی نہ پائی تھی کہ دو عورتیں آپس میں

انداز گئیں

غ۔ ایک طرف مخاطب (کہاں گئی ہوئی

تھی۔ ذرا رسولان کے مکان تک گئی تھی

غ۔ رسولان کی طرف اشارہ کر کے رسولان

کیا حمید ترے ساتھ گئی تھی۔

۲۔ جی ہاں۔

غ۔ خیر کوئی مصالحت نہیں۔

۳۔ جواب میں جاتی ہوں۔

ح۔ میں اتنی جلدی۔

غ۔ اچھا لو خدا حافظ۔ پھر رسولان اتنی کڑی

غ۔ (ذرا دیر ٹھہر کر) صبح مجھے زیور اُتار دینا

بہت میلہ ہو گیا ہے سنا کہ دسے آؤنگا۔

ح۔ (غصہ سے) سنا کہ تو نہیں مگر اس ماں کو

دسے آؤنگے؟

غ۔ دیکھو حمیدہ زبان کو سنبھالو۔

ح۔ میں تو کبھی زیور نہ دوں گی۔

غ۔ معیون نہیں دیگی۔

ح۔ میری مرضی۔

غ۔ ایسی تیسری مرضی کی میں زبردستی

لے لوں گا۔

ح بڑا اگیا لینے والا۔
غ (غصہ سے) آمنہ لاؤ چابک۔

ع بتاؤں تجھے حرام زادی عورت۔
ح مجھے کیوں بتائیگا بتا جا کر امان کو۔
غ امان تو ہی ہے۔

ح چل دور ہو میری آنکھوں سے ابھی
غ ابھی کیا
ح ابھی اپنے آپ کو ہلاک کر لو گئی۔

غ اس طرح کسی اور کو ڈاؤن مین نہیں
ح لواب میں جاتی ہوں۔
غ اس طرح کسی اور کو ڈاؤن مین نہیں

ح تیرے اچھے بھی ڈرینگے۔
غ آمنہ لاؤ اندر سے چابک میں تو
ح اسکو ہلاک ہو نیکا مزا بتاؤں۔

ح چل دور ہو آنکھوں سے مزا بتائیو لا
غ آگیا بڑا۔
غ بکیتی کیوں ہے حرام زادی۔

ح تم ہو گے حرام زادے میں خواہ خواہ
غ بھگو کہتی ہے
ح بنین ترے فرشتوں کو۔

غ پچھل حرام زادی دکھاؤں تجھے مزا
ح دکھاؤ جا کر امان کو مجھے خواہ خواہ
دکھاؤ گے۔

غ آمنہ لاؤ کوڑا میں نے شکو کہا تھا
آمرہ خدا کرے ایسے باپ کو موت ہی آگئی تھی

غ (غصہ سے) آمنہ لاؤ چابک۔
ح آگیا بڑا۔
غ بکیتی کیوں ہے حرام زادی۔

ح تم ہو گے حرام زادے میں خواہ خواہ
غ بھگو کہتی ہے
ح بنین ترے فرشتوں کو۔

غ پچھل حرام زادی دکھاؤں تجھے مزا
ح دکھاؤ جا کر امان کو مجھے خواہ خواہ
دکھاؤ گے۔

- ہمسائے وغیرہ آج ہوں اب غلام محمد
 ڈھارین مار مار کر رو رہا ہے ہمسایوں میں
 ایک نے یون کھا۔
 شخص۔ آخر ہوا کیا۔
 غ۔ (سر پیٹ کر) میری قسمت
 شخص آخر کچھ بتاؤ بھی ناں۔
 غ۔ بتانا کیا سے کوٹھے سے گر پڑی
 ایک عورت (خیزانی سے) کوٹھے گر پڑی ہے
 غ۔ جی ناں کوٹھے سے۔
 ۱۔ کیا پیاری صورت۔
 ۲۔ دیکھو رنگ کیسا نکھر رہا ہے۔
 ۳۔ زردی ہی برس گئی ہے۔
 ۴۔ بھلا اتنا خون نکل جائے اور پھر
 زردی نہ ہو کیا معنی
 ۵۔ چہرہ تو دیکھو جیسے گلاب کا پھول
 ہوتا ہے
 ۶۔ بیچاری بڑی خوش خلق عورت تھی۔
 ۷۔ میری بڑی واقف تھی کبھی کبھی۔
 ۸۔ ابھی کل بڑی خوشی سے میرے
 ساتھ باتیں کر رہی تھی۔
 ۹۔ نقد ہر سے بے خبر تھی۔
 ۱۰۔ بیچاری کو کیا معلوم تھا کہ قضا کا
 فرشتہ آج آجائے گا۔
- ایک پرورد آواز مائے میری امان
 انگین تو کھولو۔
 غ۔ لوگو برے ہٹ جاؤ میں ماتھ جوڑ
 ہوں برے ہٹ جاؤ۔
 ۱۔ ڈاکٹر کو تو بلاؤ۔
 ۲۔ ناں کہیں شاید چوٹ لگ کر دم رگ گیا
 غ۔ ایک کی طرف مخاطب ہو کر اذرا
 آپ رحیم خان ڈاکٹر تک جائے ان کو
 بلا لائے۔
 اممہ (پرورد آواز سے) امان کیا مجھ سے
 خطا ہو جواب تو دو زور سے مائے
 میری امان۔ مائے میری امان۔
 ۱۔ لڑکی صبر کرو۔
 ۲۔ رونے سے کیا بتا ہے صبر کرو۔
 ۳۔ دیکھو انگین کھول دین۔
 ۴۔ آہوں۔ آہوں۔ تو بہ۔ تو بہ۔
 ۵۔ جاگنی کا وقت ہے سو مت کرو۔
 ۶۔ بیٹھے بٹھلائے بیچاری پر بجلی گر گئی۔
 ۷۔ یہ معصوم بچے کسا کر بیٹھے۔
 ۸۔ ان کا خدا حافظ ہے اگر زندگی سے
 توبہ ہی رہے ہیں گے ورنہ۔۔۔۔۔
 غ۔ ماتھ جوڑ کر خدا کی واسطے ذرا پرے
 ہٹ جاؤ۔ جاؤ اپنے اپنے بکھر بیٹھو۔

اور ایک دوسرا عبد السلام ہے اور وہ
جو عورت ہے اسکا نام نور النساء ہے
جو عبد السلام کی بہن ہے۔

۱۔ پھر آپ نے کچھ جواب ندیا
ع میں نے نو بہدیا کہ نہیں ہو سکتا۔
۱۔ کیوں نہیں ہو سکتا۔

ع اس میں میری بے ایمانی پائی
جاتی ہے۔

۱۔ آگے تو آپ پاک صاف ہی ہیں۔
ع میں کب کہتا ہوں کہ میں پاک صاف
ہوں۔

۱۔ اگر پاک صاف نہیں تو پھر انکار
کیوں کرتے ہو

ع اچھا آپ اجرت کیا دو گے۔
اجبتی تم کہو گے۔

ع بچاس روپہ سے کوڑی کم نہیں لگا
۱۔ میں پچیس روپہ دوں گا۔
ع۔ میں کبھی نہ لوں گا۔
۱۔ اچھا تیس روپہ لیلو۔

۱۔ نہیں تو بڑے ہیں۔

۱۔ تیس نہیں پچیس روپہ ملیں گے۔
اگر لینے ہو تو ابھی لا دوں۔
۱۔ پھر روپہ لاؤ۔

ایک شخص نے اکثر صاحب گئے ہیں
ع لاؤ انکو اندر پھر ڈاکٹر رحیم خان
گاڑی سے اتر کر حمیدہ کے پاس
آئے اور دیکھ کر کہنے لگے اوہ یہ تو۔
ٹھنڈی بھی ہو گئی ہے پھر ڈاکٹر۔
صاحب اپنی فیس لیکر چلے ہوئے اپنے
میں پوس بھی آگئی انکو بھی میں پچیس روپہ
دیکر لا لیا کہان پھر تو تار بند ہو گیا
ایک سپاہی آتا ایک جاتا غصہ کیا کہتے
روپہ لافساد جو انون کو تقسیم کر تا آخر
کار حمیدہ کی لاش کو بڑے ہسپتال
گئے اور غلام محمد کو کوٹوالی گرفتار
کر کے لے گئے۔

باکس ہوا خاموش

ایک عمدہ وضو دار بیٹھک میں تین آدمی
بیٹھے اس طرح باتیں کر رہے ہیں
ان میں سے ایک عورت ہے اور دو
آدمی میں ایک تو ہمارا دل چلاؤ بی بی احمد

۱ (روپے گنکر) یہ لوہٹیں روپے جاؤ جلدی لاؤ۔

پھر نور النساء اور عبدالسلام تو باہر کو
کو چلے گئے مگر احمد بیٹھا بیٹھا یوں
چلائے لگا۔

۱۔ امجد! امجد!!

امجد۔ حضور

۱ جاؤ ایک بند گاڑی کرایہ پر لے آؤ۔
امجد وہ کیوں۔

۱ (آہستہ سے) میں آج ہی یہاں سے
کوچ کر کے سیالکوٹ پہنچ کر جموں جاؤ لگا
اور تینے آہستہ آہستہ اسباب باندھ کر
میرے بعد آٹھ روز کے کوچ کر دینا اور
مجھے جموں میں آکر ملنا

امجد (حیرانی سے) وجہ کیا؟

۱۔ وجہ کو اسوقت رہنے دو۔ جاؤ
ایک گاڑی بہت جلد کرایہ پر لے آؤ۔

امجد بہت بہتر کہہ کر گاڑی لیے کو چلا گیا
احمد پھر اکیلا بیٹھا بیٹھا اکتا گیا تو دل کی
دل میں کچھ سوچنے لگا۔ سوچتا کیا ہے

یہی کہ آمنہ آتی ہوگی میں اسکو گاڑی پر
سوار کر کے تیر ہو جاؤ لگا یوسف اٹھ ملتا
رہ جاؤ لگا مگر ادھر کی سنیے جب نور النساء

آمنہ کے مکان پر گئی تو اسوقت آمنہ کو
اکیلا ہی پایا کیونکہ اس کا باپ تو کوتوالی میں
بکڑا گیا تھا اور والدہ مہرہی چکی تھی اسلئے
نور النساء نے میدان صاف دیکھ کر آمنہ
اس طرح کہا۔

۱۔ آمنہ خیر تو ہے۔

آمنہ (آنسو پونچھ کر) ہائے خیر کسی میں تو
مر گئی

۱ (حیرانی سے) کیوں۔

۱۔ آج والدہ کا انتقال ہو.....
۱ (بات کاٹ کر) میں حمیدہ مر گئی۔
۱ (رو کر) ہاں ابھی اسکو ہسپتال میں لے
گئے ہیں۔

۱ (ہوا کسا)

۱۔ کوٹھے پر سے گر پڑی۔

۱ (خیز مرنے والے پر تو خدا کی رحمت.....
۱ مگر کیا۔

۱۔ تم تیار ہو جاؤ۔

۱ کہاں کے لئے۔

۱ ابھی بھول گئے۔

۱۔ میں تو نہیں بھولی۔

۱ یوسف تیرا انتظار کر رہا ہے...
۱ جھوٹ بولتی ہے وہ تو آج رٹکی ہیں

ن لو اور سو وہ تو اسٹیشن پر کھڑے

آپکا انتظار کر رہے ہیں۔

ا تو کیا وہ رڑ کی بنیں گئے۔

ن بنیں۔

ا اصلاح کیا ہے۔

ن بس یہی کہ آپکو ساتھ لیکر کہیں چل

سکیں

ا۔ ان کے باپ نے کیا انکو جواب دیا

ن مان اور کیا؟

ا۔ اچھا پھر چلو۔ اتنا لیکر آمنہ اٹھ

کھڑی ہوئی اور ایک صندوق میں تمام

زیورات جڑاؤ وغیرہ بھرتے بغل میں ڈالی

اور نور النساء کے ساتھ ساتھ ہوئی

تھوڑی دور جا کر ایک گاڑی میں جو

(عبد السلام نے پہلے ہی سے کھڑی کر

رکھی تھی) بیٹھ گئی اور گاڑی سیدھی

سٹیشن کی طرف جاتی دکھائی دی۔

اب میان احمد کی سننے جب امجد

گاڑی لیکر آیا تو انہوں نے جو تعدادی

کہ فاختہ آئی اڑائی اور گاڑی میں

بیٹھ سٹیشن لاہور پر آگئے اور دو

ٹکٹ جنوں کے دوسرے درجہ کے

خرید کئے اور نور النساء کے پاس آکر

اس طرح کہا

ا۔ لے آئے ہو۔

ن (آہستہ سے) جی مان میں نے آئی ہوں

آگے سنبھال نا آپکا کام ہے۔

ا میں نے ٹکٹ خرید لئے ہیں تم انکو

ایک دوسرے درجہ کی گاڑی میں بٹھا دو

ن بہتر کہہ کر گاڑی سے اتری اور آمنہ

ساتھ لئے ہوئے سٹیشن کے اندر آئی

اور پھر آمنہ کو دوسرے درجہ کی گاڑی

میں بٹھلا آپ تیر ہو گئی پھر گاڑی نے

بھی وسل دیا اور پلیٹ فلام سے آہستہ

آہستہ چل پڑی ایک نوجوان دوسرے

درجہ کی گاڑی میں چڑھتا ہوا دکھائی دیا

یہ نوجوان وہ ہی ہمارا فوجی احمد ہے

جب آمنہ نے اسکی شکل دیکھی تو اسکے

خیال پلٹ گئے کیونکہ اسکو آمید تھی کہ

ابھی یوسف گاڑی کے اندر سوار ہو گا

مگر یہ تو کوئی اور ہی نکلا آمنہ پر ہم ہو کر

اس طرح بولی۔

ا۔ آمہ بھائی تم کون ہو۔

ا۔ احمد میں آپکا دلدادہ احمد ہوں۔

ا۔ آمہ سنبھال کے بات کرو۔

ا۔ آخرت سی دیر کے بعد آمنہ نے (جو کہ

باتین کرتا رہتا ہے۔
 لو ناظرین ہماری کہانی ختم
 اب ہم آپ سے رخصت ہو
 ہیں۔

اسلام علیکم

تمام شد

ایک ضعیف الاعتقاد عورت تھی (منطوق)
 کر لیا کہ یوسف کی محبت کو بالکل ترک
 کر دے اور احمد کی دوستی میں رہ کر
 جموں میں جا کر رہے جائے افسوس
 کہ آمنہ نے یوسف کی دوستی کا ذرا بھی
 قدر نہ کر کے اسکا صلہ یہ دیا کہ آخر کو اسکی
 دوستی کو بالکل ترک کر دیا گو یوسف
 نے بہت سی خاک چھائی کہ
 کہیں آمنہ کا پتہ ملے مگر بے فائدہ
 آخر کار اسے دل میں یہ یقین ہو گیا
 اب کسی نامحرم کو اپنا دوست نہ
 بناؤ لگا اور نہ ہی اپنے دل کا بھیج
 کسی سے ظاہر کر دینا لگا حال
 تو ناظرین پر بخوبی واضح ہو گیا
 مگر اب غلام محمد کا سنئے۔ کہ
 اس سے کیا ہوا زیادہ چھان
 کی ہمیں چندان ضرورت نہیں
 صرف اتنا لکھ دینا کافی ہو گا کہ
 دسی پندرہ روز کی کشمکش کے
 بعد بہت سارے روپے ضائع
 کر کے کف افسوس ملتا ہوا
 گھر بھی گیا یعنی اب بالکل
 آوارہ سودا میں کی سی۔

تھیں میل ڈرامے

نام مصنف	نام کتاب
مصنفہ سید مہدی حسن خالصا	مار آئینہ عرف علیٹ
مصنفہ سید مہدی حسن خالصا	رومی جو بیٹ عرف گلزار فیروز
مصنفہ سید مہدی حسن خالصا	گلستان صحت چند روای نیک نیت
مصنفہ سید مہدی حسن خالصا	مرچٹ آف دینس عرف دل فروش
مصنفہ سید عباس علی صاحب	آئینہ سکندری عرف جام جهان نما
مصنفہ سید عباس علی صاحب	گلروز رینہ
مصنفہ سید عباس علی صاحب	مہاراجہ گولی چند
مصنفہ منشی مراد صاحب	آب ایلیس
مصنفہ منشی دھنپت رک صاحب	شہزادہ ممتاز
مصنفہ منشی دھنپت رک صاحب	رکیتی منگل یا کرشن کار نامک
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	آفتاب اجودھیا عرف ہرچند
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	ممتاز زمان
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	داؤ بیچ نامک
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	بیل و ہنار خوبی قسمت
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	دلیر دل شیر
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	نارازان
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	سرفروش
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	سفید خون
مصنفہ جناب غلام علی صاحب	مالن کی بیٹی

تھا

۱۲

بھائی دیانگھا ایندسن تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

مخزن المفردات

المعروف

جوہر الادویہ

اس نام کی ایک کتاب حال ہی میں مسٹر ایم۔ ایس۔ جوہر۔ لاہور نے تیار کی ہے یہ خاصکر حکیموں اور عطاروں کے لئے ہنایت ہی ضروری اور مفید مطلب۔ کتاب ہے کیونکہ اس میں ہر ایک ادویات کی تاثیر اور شناخت استعمال وغیرہ ٹھیک ٹھیک درج ہیں علاوہ اسکے ہر ایک چیز کی تشریح کر کے فائدہ و نقصان ثابت کیا ہے اس کتاب کا گھر میں موجود ہونا ضروری ہے اس کے مطالعہ سے کئی قسم کی جڑی بوٹیوں کی شناخت خود بخود ہو جاتی ہے ضخامت ۲۶۲۶ صفحے تختی۔ قیمت ۲۶x۲۶ رعائتی صرف بارہ آنہ (۱۲/۱۲)

غزلیات کی نئی کتابیں ۶

مجلد ستہ سخن مرتبہ کانگی داس نام۔ نظم کی بے نظیر کتاب ۱۶۰ صفحہ قیمت ۱۶/۱۶ اس میں آجکل کی نئی اور پُرانی غزلین درج ہیں جو اکثر قوالی طرز پر لکھی جاتی ہیں چمن بن قیمت صرف ۲/۲ (مرتبہ ایم ایس جوہر) بہار سخن۔ اس میں بمبوراگ کے غزلین اور گالے بہت عمدہ عمدہ درج ہیں قیمت ۲/۲ بہار چھپتر۔ ٹھیکر کے اعلیٰ اعلیٰ کاغذوں اقتباس کیا گیا ہے قیمت ۲/۲ نعمت سخن۔ قوالی کے طرز کی بہت سی غزلین۔ قیمت صرف ۲/۲ شعلہ نور شعر اور مختلف غزلین قیمت صرف دو آنے ۲/۲۔ جوہر سخن ۲/۲

ملنے کا پتہ

بھائی دیاسنگھ اینڈ سن تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

Some thing is better
than nothing.

Obtaining
Sub-Inspector
7

peer. nizam ud. din
Srinagar. Kashmir
Abd Kader Amara Kaddil